عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت

امیر شریعت
سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سیرت و کردار کی تبدیلی کی ضرورت

تخریب کاری اور مسلمانوں کا فرض منصبی

عقیدہ ختم نبوت کا منکر
ذکری گروہ

شعبان میں شادی جائز ہے:

س:...... ہمارے بزرگوں کا کہنا ہے کہ شعبان المعظم چونکہ شب برأت کا مہینہ ہے اس لئے شعبان میں نکاح جائز نہیں اور شادی بیاہ منع ہے؟

ج:...... قطعاً غلط اور بیہودہ خیال ہے۔ اسلام نے کوئی مہینہ ایسا نہیں بتایا جس میں نکاح ناجائز ہو۔

معراج جسمانی کا ثبوت:

س:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی ہوئی تھی یا روحانی؟ برائے کرم تفصیلی جواب سے نوازیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج حاصل نہیں ہوئی تھی۔

ج:...... حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی "نشر الطیب" میں لکھتے ہیں:

"تحقیق سوم...... جمہور اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ معراج بیداری میں جسد کے ساتھ ہوئی اور دلیل اس کی اجماع ہے اور مستند اس اجماع کا یہ امور ہو سکتے ہیں (آگے اس کے دلائل بیان فرماتے ہیں)۔" (نشر الطیب ص ۸۰)

اور علامہ سہیلی "الروض الانف" شرح سیرت ابن ہشام میں لکھتے ہیں:

"مہلب نے شرح بخاری میں اہل علم کی ایک جماعت کا قول نقل کیا ہے کہ معراج دو مرتبہ ہوئی، ایک مرتبہ خواب میں دوسری مرتبہ بیداری میں جسد شریف کے ساتھ۔" (ص ۲۴۴ جلد اول)

اس سے معلوم ہوا کہ جن حضرات نے یہ فرمایا کہ معراج خواب میں ہوئی تھی انہوں نے پہلے واقعہ کے بارے میں کہا ہے، ورنہ دوسرا واقعہ جو قرآن کریم اور احادیث متواترہ میں مذکور ہے وہ بلاشبہ بیداری کا واقعہ ہے۔

کسب معاش کے آداب:

س:...... قرآن وسنت کی رو سے اپنی ذات کے لئے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنا درست ہے یا نہیں؟ یعنی جائز ذرائع سے مستقبل کے لئے دولت کا جمع کرنا، اپنی آئندہ نسلوں کے لئے کوششیں کرنا؟ جبکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق اور رازق ہے۔ میری مراد یہ نہیں کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے بلکہ میری مراد بہتر مستقبل کی خاطر منصوبہ بندی کرنا اور اس کے لئے عملی کوششیں کرنا ہے۔

ج:...... جو شخص حلال ذریعہ سے مال کمائے اور شریعت نے مال کے جو حقوق مقرر فرمائے ہیں وہ بھی ٹھیک طور پر ادا کرتا رہے اسی کے ساتھ یہ کہ مال کمانے میں ایسا منہمک نہ ہو کہ آخرت کی تیاری سے غفلت اور فرائض شرعیہ کی بجا آوری میں سستی واقع ہو جائے ان تین شرائط کے ساتھ اگر مال کما کر اولاد کے لئے چھوڑ جائے تو کوئی گناہ نہیں لیکن اگر ان تین میں سے کسی ایک شرط میں کوتاہی کی تو یہ کمایا ہوا مال اس شخص کے لئے قبر میں بھی اور حشر میں بھی وبال جان ہوگا۔ مال کے بارے میں کتاب وسنت کی تعلیمات کا خلاصہ ذکر کر دیا، اس کی شرح کے لئے ایک دفتر چاہئے۔

اسباب کا اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں:

س:...... کسی نفع ونقصان کو پیش نظر رکھ کر کوئی آدمی کوئی قدم اٹھائے اور بیماری کے حملہ آور ہونے سے پہلے احتیاطی تدابیر اختیار کرے تو ایسا کرنا کہیں توکل کے خلاف تو نہیں؟ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا صحیح مفہوم سمجھا دیجئے۔

ج:...... توکل کے معنی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے ہیں، اور بھروسہ کا مطلب یہ ہے کہ کام اسباب سے بنتا ہوا نہ دیکھے بلکہ یوں سمجھے کہ اسباب کے اندر مشیت الٰہی کی روح کارفرما ہے، اس کے بغیر تمام اسباب بیکار ہیں۔

مطلقاً ترک اسباب کا نام توکل نہیں، بلکہ اس بارے میں تفصیل ہے کہ جو اسباب ناجائز اور غیر مشروع ہوں ان کو توکل بر خدا بالکل ترک کر دے خواہ فوراً یا تدریجاً، اور جو اسباب مشروع اور جائز ہیں ان کی تین قسمیں ہیں اور ہر ایک کا حکم الگ ہے:

۱:...... وہ اسباب جن پر مسبب کا مرتب ہونا قطعی ویقینی ہے جیسے کھانا کھانا، ان اسباب کا اختیار کرنا فرض ہے اور ان کا ترک کرنا حرام ہے۔

۲:...... ظنی اسباب: جیسے بیماریوں کی دوا دارو، اس کا حکم یہ ہے کہ ہم ایسے کمزوروں کو ان اسباب کا ترک کرنا بھی جائز نہیں، البتہ جو حضرات قوت ایمانی اور قوت توکل میں مضبوط ہوں، ان کے لئے اسباب ظنیہ کا ترک جائز ہے۔

۳:...... وہمی اور مشکوک اسباب: یعنی جن کے اختیار کرنے میں شک ہو کہ مفید ہوں گے یا نہیں؟ ان کا اختیار کرنا سب کے لئے خلاف توکل ہے، گو بعض صورتوں میں جائز ہے جیسے جھاڑ پھونک وغیرہ۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرستِ اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیرِ اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد:۲۱ | ۳ تا ۹/شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۱ تا ۱۷/اکتوبر ۲۰۰۲ء | شمارہ:۲۰

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیبِ پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

امام اہلِ سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

اداریہ	4
مقام رسول کتاب وسنت کی روشنی میں (مولانا عبدالشکور ترمذیؒ)	6
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ (حافظ محمد امین)	11
مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت...... آخری اور فیصلہ کن بات (مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	14
سیرت وکردار کی تبدیلی کی ضرورت (مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)	17
تخریب کاری اور مسلمانوں کا فرض منصبی (مولانا سید محمد الحسنی)	19
عقیدہ ختم نبوت کا منکر ذکری گروہ (مفتی محمد امتیاز)	22
اخبار ختم نبوت	25

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

قادیانی جریدہ کی جانب سے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی

ہفتہ روزہ ''لاہور'' نے اپنی ۲۱/ستمبر۲۰۰۲ء کی اشاعت میں اپنے اداریہ میں ملک میں نافذ امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی دھجیاں اڑاتے ہوئے قادیانیوں کو مسلمان لکھنے اور ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔اس اداریہ میں اداریہ نویس قادیانیوں کو عملاً مسلمان قرار دیتے ہیں جبکہ مسلمانوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ صرف: ''آئین اور قانون کے تحت مسلمان ہیں۔'' اداریہ نویس پاکستان میں اقرباء پروری' ارباب اختیار کے قول وفعل کے تضاد' عدم انصاف' عدم قناعت اور سانحہ جتوئی کا ذمہ دار مسلمانوں کو قرار دیتے ہیں کیونکہ بقول ان کے اگر وہ عملاً مسلمان ہوتے تو وطن عزیز میں مذکورہ جرائم اور ناانصافیاں موجود نہ ہوتیں۔اداریہ نویس لکھتے ہیں کہ: ''ضلعی انتظامیہ چناب نگر (ربوہ) کہ جہاں کی اکثریتی آبادی (۹۵ فیصد) احمدی (قادیانی) فرقے سے تعلق رکھتی ہے' وہاں عالمی ختم نبوت کانفرنس کی ہر سال اجازت دے دیتی ہے جبکہ اکثریتی آبادی کو اپنا سالانہ اجتماع کرنے کی اجازت نہیں دیتی بلکہ کوئی نہ کوئی عذر لنگ پیش کیا جاتا ہے۔'' اداریہ نویس نے اپنے قلم کا پورا زور صرف کرکے مسلمانوں پر کیچڑ اچھالنے اور انہیں بدعمل ٹھہرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن کیا کیا جائے کہ قادیانیوں کا یہ عمل بھی ''چاند پر تھوکنے'' کے مترادف خود ان کے اپنے منہ پر آتا ہے۔پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک ملک میں کرپشن' بدامنی' ملک کو دولخت کرنے کی سازش' تعصب کو ہوا دینے' اسلحہ کی سیاست کا رواج ڈالنے' دہشت گردوں اور غنڈوں کی سرپرستی کرنے کے سلسلے میں جو جماعت سب سے زیادہ بدنام رہی ہے وہ قادیانی جماعت ہے۔قادیانیوں نے ملک میں پہلی مرتبہ مسلح الفرقان بٹالین قائم کرکے اسلحہ کلچر کی بنیاد رکھی۔قادیانی غنڈوں نے ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج کے بے گناہ طلبا پر لاٹھیوں' سریوں اور ہاکیوں سے حملہ کرکے اپنے مخالفین کو زدوکوب کرنے کے ایک ایسے کلچر کو فروغ دیا جس نے ملک کو آج مختلف دہشت پسند جماعتوں کے ہاتھوں یرغمال بنایا ہوا ہے۔ملک میں رشوت ستانی' اقرباء پروری' خودکشی کے رجحان' ارباب اختیار کے قول وفعل میں تضاد' عوام کو انصاف کی عدم فراہمی اور دیگر معاشرتی جرائم کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو آپ کو بخوبی اندازہ ہوگا کہ ملک میں ان میں سے اکثر جرائم کی ابتدا بیوروکریسی اور کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کی وجہ سے ہوئی۔ملک میں اقرباء پروری کی بنیاد سب سے پہلے سابق وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے رکھی' جب اس نے قادیانیوں پر نوازشات اور انہیں مراعات کی فراہمی کی انتہا کردی۔اس کے دور میں بیرون ملک قائم پاکستان کے سفارت خانے قادیانیت کی تبلیغ کے مراکز بن چکے تھے۔کسی قادیانی کو ان میں سے کسی سفارت خانے میں نوکری ملنا انتہائی آسان تھا۔ظفر اللہ کے ایک اشارے پر نوکری کے دروازے قادیانیوں پر کھل جاتے تھے۔یہی حال ان دیگر محکموں کا تھا جن میں قادیانی افسران تعینات تھے۔ایم ایم احمد کی قادیانیت نوازی تو کوئی ڈھکی چھپی بات اس لئے نہیں تھی کہ موصوف مرزا غلام احمد قادیانی کے سگے پوتے تھے لیکن دیگر قادیانی افسران بھی کسی طور اس سے پیچھے نہیں تھے اور وہ یہ سب کچھ اپنا فرض منصبی سمجھ کر ادا کرتے تھے۔انہی وجوہات کی بنا پر مرزا محمود کو یہ جرأت ہوئی کہ وہ برملا یہ کہہ سکے کہ ۱۹۵۲ء کا سال گزرنے سے پہلے بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنالیا جائے۔پھر قادیانیوں کی اس اقرباء پروری کی وجہ سے ایک دور وہ آیا کہ بقول حضرت بنوریؒ کے بری فوج میں ۱۲ خان کے بعد لگاتار ستر ہ جنرل قادیانی تھے جبکہ بحریہ کا سربراہ ایڈمرل حفیظا اور ایئر فورس کا سربراہ ظفر چوہدری بھی قادیانی تھے۔آپ فیصلہ کیجئے کہ ایک ایسا ملک جس کی اکثریتی آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہو اور جس میں قادیانیوں کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ ہو' ایسے ملک میں اقرباء پروری کے بغیر اتنی بڑی تعداد میں قادیانیوں کا تینوں مسلح افواج کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوجانا اقرباء پروری اور مذہبی تعصب کے بغیر ممکن ہے؟ قادیانی' ملک کے ارباب اختیار کے قول وفعل کے تضاد کا رونا تو روتے ہیں لیکن کیا مذکورہ حقائق خود ان کے اپنے قول وفعل کے تضاد کو ظاہر نہیں کرتے؟ قادیانی خود تو تمام معاشرتی اور اخلاقی جرائم میں ملوث ہیں لیکن الزام دیتے ہیں مسلمانوں کو' کیا قادیانی جماعت کی اخلاقی گراوٹ کے بعد انہیں یہ زیب دیتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو قول وفعل کے تضاد کا طعنہ دیں؟ عدم انصاف کا رونا تو

ختم نبوۃ

مسلمانوں کو رونا چاہئے کہ جس ملک کو انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کی جانوں کی قربانی دے کر مرزا غلام احمد قادیانی کے آقاؤں سے آزاد کرایا تھا اسی ملک میں مرزائی زریت اسلامی شعائر کا نہ صرف کھلم کھلا مذاق اڑا رہی ہے بلکہ مسلمانوں کو بدعمل اور ''آئین اور قانون کے تحت مسلمان'' اور خود کو عملی مسلمان قرار دے کر آئین اور قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی بھی کر رہی ہے۔ مسلمانوں کو عدم قناعت کا طعنہ دینے والے قادیانی اداریہ نویس کو مسلمانوں کو یہ طعنہ دیتے ہوئے شرم نہ آئی' جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ قادیانی جماعت اور اس کے زعماء آج بھی قادیانیوں سے مختلف قسم کے ٹیکس وصول کرتے ہیں' حتیٰ کہ قادیانیوں کے چناب نگر میں واقع قبرستان میں مدفین کا حق بھی صرف ان قادیانیوں کو ملتا ہے جو اپنی مکمل جائیداد قادیانی جماعت کے نام کر جائیں۔ خود فیصلہ کیجئے؟ کہ ایسی جماعت جس کے زعماء مدفین تک کا ٹیکس وصول کرتے ہوں اور اپنی جماعت کے ممبران کا خون چوس چوس کر اپنا بینک بیلنس بڑھانے میں مصروف ہوں' کیا ایسی جماعت کے افراد کا مسلمانوں کو عدم قناعت کا طعنہ دینا روا ہے؟ اداریہ نویس نے مسلمانوں کو سانحہ جتوئی کا ذمہ دار بھی ٹھہرایا ہے۔ موصوف کو معلوم ہونا چاہئے کہ جتوئی میں مختاراں مائی اور اس کے بھائی کے ساتھ جو سانحہ گزرا یہ قادیان اور سابقہ ربوہ (موجودہ چناب نگر) کے مرزائی ایوانوں میں گزشتہ ایک صدی سے مسلسل گزر رہا ہے' جس کی گواہی ان ایوانوں کی غلام گردشیں آج بھی دے رہی ہیں۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی' اس کی اولاد' خلفاء اور قادیانی جماعت کے دیگر اہم جماعتی عہدیداروں پر خود ان کی اپنی جماعت کے افراد نے ایسے شرمناک الزامات عائد کئے جن کی وجہ سے قادیانیوں کی ''مباہلہ پارٹی'' وجود میں آئی اور ''شہر سدوم' کمالات محمودیہ'' اور اس جیسی دیگر کتابیں منظر عام پر آئیں' جنہوں نے ان ''فطری'' اور ''غیر فطری'' افعال کا پردہ چاک کیا جو قادیانی ایوانوں میں انجام دیئے جاتے ہیں۔ سانحہ جتوئی جیسے واقعات تو قادیانی ایوانوں کے لئے روزمرہ کا معمول ہیں۔ افسوس تو خود قادیانیوں پر ہے جو ہزاروں بلکہ لاکھوں ''سانحات جتوئی'' سے گزشتہ ایک صدی سے گزر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود اپنے زعماء کے کرتوت پر پردہ ڈالنے کے لئے مسلمانوں کو ناکردہ گناہوں کا مجرم ٹھہراتے ہیں۔ اداریہ نویس اس پر بھی احتجاج کرتے ہیں کہ چناب نگر' جس کی اکثریتی آبادی بقول ان کے ۹۵ فیصد قادیانی ہے' وہاں کی انتظامیہ ہر سال عالمی ختم نبوت کانفرنس کی اجازت تو دیتی ہے لیکن قادیانیوں کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ اگر مملکت کے باغیوں اور ڈاکوؤں کا کوئی گروہ کسی جگہ جلسہ کرنا چاہے تو کیا حکومت اسے اس کی اجازت دے گی؟ یقیناً نہیں! کیونکہ عقل وانصاف اور آئین وقانون کے تحت اس کی اجازت دینا سراسر غلط اور ملک کو بدامنی اور انارکی کی راہ پر ڈالنے کی کوشش ہوگی اور دنیا کے کسی ملک میں اس قسم کے کسی اجتماع کی اجازت نہیں دی جاتی۔ بالکل یہی معاملہ قادیانیوں کا ہے۔ قادیانی نبوت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) ہی کے باغی نہیں بلکہ پاکستان کے آئین اور قانون کے بھی باغی ہیں' اور ظاہر ہے کہ باغیوں کو کسی اجتماع کی اجازت دینا عقل وانصاف کا تقاضا نہیں' نہ ہی کوئی فہیم وذی عقل شخص اس کی اجازت دے سکتا ہے اور نہ کوئی دانش مند حکومت ایسے اجتماع کے انعقاد کا حق دے سکتی ہے۔ پاکستان کے آئین کے تحت قادیانی غیر مسلم ہیں اور وہ قانوناً اپنے آپ کو مسلمان نہیں لکھ سکتے' لیکن ہفت روزہ ''لاہور'' کے اداریہ نویس کی ڈھٹائی ملاحظہ فرمایئے کہ ملک کے آئین اور قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر کے قادیانیوں کو عملی مسلمان بھی قرار دیتا ہے اور اسی اداریہ میں آئین اور قانون سے یہ حق بھی مانگتا ہے کہ قادیانیوں کو اس جرم بغاوت کے ارتکاب کی پاداش میں اپنا سالانہ ارتدادی اجتماع منعقد کرنے کی اجازت دی جائے' جس میں وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت' مسیحیت' مہدویت اور مجددیت کا ڈھنڈورا پیٹ سکیں۔ حق تو یہ ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو زندگی گزارنے اور اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دینا بھی پاکستانی حکومت اور مسلمانان پاکستان کا قادیانیوں پر وہ احسان عظیم ہے' جس پر ان کو حکومت پاکستان اور مسلمانان پاکستان کا شکر گزار ہونا چاہئے' مگر ظاہر ہے کہ شکر کرنا مسلمانوں کی صفت ہے اور قادیانی غیر مسلم ہونے کی وجہ سے اس صفت سے عاری ہیں۔ آخر میں ہم حکومت پاکستان سے یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ آئین اور قانون کی خلاف ورزی کر کے قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کے جرم میں ہفت روزہ ''لاہور'' کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے اور اس جریدے کے اداریہ نویس پر پاکستان کے آئین اور قانون کی خلاف ورزی اور مسلمانان پاکستان کے جذبات مجروح کرنے کے جرم میں مقدمہ قائم کر کے اسے قرار واقعی سزا دی جائے اور آئندہ قادیانیوں کو اجتماع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی سے ہر ممکن طریقہ سے روکا جائے۔

آخری قسط

مقامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب وسُنّت کی روشنی میں

لہٰذا جس طرح آپ کے علوم کی قدرت ضامن تھی' اسی طرح آپ کے اعمال و افعال کی بھی قدرت ہی خود نگران تھی' اور عصمت رسول کا مفہوم بھی یہی ہے'لہٰذا اسوۂ حسنہ کو رسول کی عصمت کا دوسرا مدلل عنوان سمجھنا چاہئے۔

اب اگر رسول کے کسی قول و عمل میں معصیت کی گنجائش تسلیم کرلی جائے تو دو باتوں میں سے ایک بات ماننی لازم ہوگی: (۱) یا رسول کی ذات اسوہ نہ رہے' (۲) یا معصیت بھی اسوہ کا جزو بن جائے اور امتوں کے حق میں معصیت کا یہ عمل بھی مذموم نہ رہے کیونکہ جب وہ معصیت خود قدرت کے نمونہ میں موجود ہوگی تو پھر اس کی اتباع پر امت سے باز پرس کیوں ہوگی؟ یہ دونوں باتیں ایک لمحہ کے لئے بھی قابل تسلیم نہیں' اس لئے یہی بات تسلیم کرنی ہوگی کہ رسول چونکہ معصوم ہوتا ہے' اس لئے اس کے کسی عمل پر معصیت کا اطلاق نہیں ہوسکتا' اس کا ہر عمل نظر ربوبیت میں حسنہ اور نیکی شمار ہوتا ہے اور نیکی بھی وہ جس کو نمونہ کہا جاسکے۔

منکرین حدیث کا عقیدہ:

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب رسالت صرف تبلیغ قرآن پر ختم ہوجاتا ہے' گویا ان کے نزدیک آپ کی حیثیت ایک پوسٹ مین سے زیادہ نہیں تھی۔ (والعیاذ باللہ)

اب ہمیں اس پر غور کرنا چاہئے کہ قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حیثیت قرار دی گئی ہے؟ اوپر معلوم ہوچکا کہ منصب رسالت براہ راست خدا کے انتخاب پر موقوف ہے اور یہ کہ رسالت صرف وہبی ہے' بندوں کے کسب و اکتساب یعنی عبادات و ریاضات کو اس کے حصول میں کچھ دخل نہیں

مولانا عبدالشکور ترمذیؒ

ہے' قدرت رسولوں کا انتخاب خود ہی کرتی ہے۔

قرآن کریم کی واضح آیات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام علیہم السلام اور رسولوں کی تعلیم و تربیت خود کرتے ہیں' وہ ان کو خود پڑھا کر خود ہی یاد بھی کراتے ہیں: "ہم آپ کو پڑھائیں گے' پھر آپ نہ بھولیں گے بجز اس کے جس کو خدا چاہے۔" پھر اس وحی کے بیان کی ذمہ داری بھی خود ہی اٹھاتے ہیں: "ان علینا بیانہ" اس کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے' اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے عواطف و میلان قلبی کی بھی نگرانی کرتے ہیں اور ان کے عزائم و افعال' قلبی خطرات کی بھی پوری نگرانی کی جاتی ہے۔ اس لئے امت ان کے متعلق معصوم ہونے کا عقیدہ رکھتی ہے: "اگر ہم آپ کو تھام نہ لیتے تو کچھ نہ کچھ آپ ان کی طرف جھک چلے تھے۔" اس ربانی تعلیم و تربیت' عصمت اور ہمہ وقت نگرانی کی وجہ سے نبی کی جو بات ہوتی ہے وہ خواہش نفس سے پاک اور صاف ہوتی ہے اور انہیں رائے کی عصمت بھی حاصل ہوتی ہے۔ ارشاد ہے:

"وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا' جو بولتا ہے وہ خدا کی وحی ہوتی ہے جو اس پر بھیجی جاتی ہے۔"

اور ارشاد ہے:

"ہم نے آپ پر قرآن سچائی کے ساتھ اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کے معاملات میں اس رائے کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ آپ کو سجھائے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ مخلوق میں فیصلہ کے لئے اللہ تعالیٰ خود ان میں سمجھ پیدا کردیتا ہے' یہ رائے کی عصمت انہیں کے ساتھ مخصوص ہے۔

وما ینطق عن الھویٰ:

منکرین حدیث اس آیت کریمہ کو صرف قرآن کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں' حالانکہ یہاں رسول کی صفت نطق کی مطلقاً مدح مقصود ہے تو قرآن پڑھنے کے لئے تمام جگہ تلاوت یا قرأت کا لفظ مستعمل ہوا ہے' اگر یہاں قرآن مراد ہوتا تو و ما ینطق کی جگہ و ما یتلوا یا و ما یقراء کا لفظ

ہونا چاہئے تھا۔ منکرین حدیث چونکہ حدیث کے سرے سے مخالف ہیں' اس لئے وہ رسول کو کسی ایسی صفت کے ساتھ موصوف دیکھنا نہیں چاہتے' جس کے بعد اس کو عام امرأ و احکام سے کوئی خصوصی امتیاز حاصل ہو جائے۔

اصل یہ ہے کہ رسول اپنی ذات اور تمام صفات میں عام انسانوں سے ممتاز ہوتا ہے' اس لئے اس کے کان وہ کچھ سنتے ہیں جو عام مخلوق کے کان نہیں سنتے' اس کی آنکھ وہ دیکھتی ہے جو عام آنکھیں نہیں دیکھتیں' اسی لئے فرمایا: "انی اریٰ ما لاترون" (میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے) اسی لئے آپ نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس منہ سے حق بات کے سوا کبھی کچھ نہیں نکلتا' حتیٰ کہ اپنی خوش طبعی کے متعلق بھی فرمایا: "انی لا اقول الا حقا" (میں خوش طبعی میں بھی سچی بات کہتا ہوں) اس لئے فرمایا کہ غصہ اور رضامندی کے ہر حال میں جو میرے منہ سے نکلے سب کچھ لکھ لو وہ حق ہی حق ہوگا' جب اس کے عام نطق کا حال یہ ہے تو جو قرآن اس کی زبان سے نکلتا ہے وہ صدق وصفا کی کس منزل پر ہوگا؟

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس جگہ قرآن نے آپ کے کسی خاص بات کہنے کے متعلق صفائی پیش نہیں کی۔ یعنی: "و ما ینطق بالقرآن" وغیرہ نہیں فرمایا بلکہ مفعول کو حذف کیا ہے' لہٰذا بلاغت کے قاعدہ کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں مفعول مقصود ہی نہیں' بلکہ صرف آپ کی صفت نطق کی پاکیزگی بتلانا منظور ہے' دیکھئے علامہ تفتازانی کی وہ تقریر جو انہوں نے: "هل یستوی الذین یعلمون و الذین لا یعلمون" میں کی ہے۔

ورائے خواہشات نفس سے پاکیزگی اور خطرات کی اس عصمت کی وجہ سے وہ عالم کے لئے مجسم نمونہ عمل بنتے ہیں اور وہ جو بھی کہہ دیتے ہیں سب خواہشات نفس سے پاک اور جو کرتے ہیں وہ سب نیکی ہی نیکی ہوتی۔ اس لئے ان کی ہستی آنکھ بند کر کے اتباع کے قابل ہوتی ہے اور کسی کو ان پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہوتا: "لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ" ہر قوم کے لئے اپنے پیشوا نمونہ ہوتے ہیں' تمہارے لئے بہترین نمونہ خدا کا یہ رسول ہے۔

احترام رسول:

اتباع کے ساتھ امت پر رسول کا احترام اتنا واجب ہوتا ہے کہ اس کے سامنے آگے بڑھ کر کوئی بات کہنا ممنوع ہوتا ہے:

"یا ایها الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللّٰہ ورسوله واتقوا اللّٰہ"

"اے ایمان والو! آگے نہ بڑھو اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے سامنے اونچی آواز سے بولنا' اس کو عام انسانوں کی طرح آوازیں دینا حبط عمل کا موجب ہو سکتا ہے۔"

پڑھئے آیات ذیل:

۱:...... "اے ایمان والو! اونچی نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اور اس سے نہ بولو تڑخ کر جیسے ایک دوسرے کے سامنے تڑخ کر بولا کرتے ہو' کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔"

۲:...... "رسول کو آپس میں اس طرح مت پکارو جیسا ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔"

۳:...... "جو لوگ آپ کو دیوار کے باہر سے پکارتے ہیں وہ اکثر عقل نہیں رکھتے۔"

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز اونچا کرنا جب عمل کو ضائع کرنے کا موجب ہو سکتا ہے تو اس کے احکام کے سامنے اپنی رائے کو مقدم کر دینا اعمال صالحہ کے لئے کیونکر تباہ کن نہ ہوگا۔

اطاعت رسول:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے' ارشاد ہے:

"ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ"

"جو رسول کا کہنا مانے اس نے خدا ہی کا کہنا مانا۔"

آیات بالا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واقعی حیثیت کا علم ہوتا ہے کہ وہ ہمہ وقت مطاع اور لازم الاتباع ہے اور اس کی اطاعت خدا تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے' اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اس کا ذمہ لیا ہے کہ رسول جو پڑھ کر سنائیں گے' پھر اس کی جو مراد بیان کریں گے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی جو کلمہ زبان سے نکالیں گے وہ خواہشات نفس سے قطعاً پاک ہوگا۔ قرآن میں جو رائے دیں گے وہ بھی خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہوگی' یہاں تک کہ ان کے دل میں جو خطرات بھی گزریں گے وہ بھی قدرت کی حفاظت کے نیچے رہیں گے۔

اس کے بعد یہ حق کس کو ہو سکتا ہے کہ وہ رسول کے کلام میں اپنی جانب سے یہ تفریق پیدا کر دے کہ جو اس نے قرآن کہہ کر سنایا ہے وہ تو واجب

الاطاعت ہے‘ لیکن جو اس نے اس کی مراد بتلائی ہے یا اس نے خود فرمایا ہے وہ واجب الاطاعت نہیں بلکہ اس کی کوئی شرعی حیثیت بھی حاصل نہیں۔

رسول بذات خود ایک شرعی منصب ہے‘ وہ آتے ہی اس لئے ہیں کہ دنیا کو ہدایت اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کی راہ دکھلائیں۔ اس لئے اس بارہ میں وہ جو کہتے ہیں وہ سب رب العزت کی رسالت کی حیثیت سے کہتے ہیں‘ جو پہنچاتے ہیں وہ خدا ہی کا حکم ہوتا ہے‘ اگر قرآن کریم پہنچانا رسالت میں داخل ہے تو اس کی مراد بیان کرنا‘ اس کی تفصیلات سمجھانا‘ دین کے بارے میں اپنی جانب سے قرآنی آیات کے ماتحت کچھ اور احکام صادر کرنا رسالت کا جزو کیوں نہیں؟

منکرین حدیث کے عقیدہ پر تبصرہ:

قرآن کریم کی کسی ایک آیت میں بھی اس طرف کوئی معمولی سا بھی اشارہ نہیں ملتا کہ رسول کی یہ تمام صفات قرآن کے ساتھ خاص ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہی دین کے معاملہ میں قرآن کے علاوہ کچھ اور کہتا ہے تو اس کی حفاظت نہیں کی جاتی اور اس میں خواہش نفس کا دخل ہونے لگتا ہے اور اس وقت کی کوئی شرعی حیثیت نہیں رہتی۔ (العیاذ باللہ)

اب ایک طرف آپ ان آیات قرآنیہ کو پڑھئے‘ دوسری طرف منکرین حدیث کا یہ مذکورہ عقیدہ دیکھئے کہ صرف قرآن سنا کر رسالت کی حیثیت ختم ہوجاتی ہے۔ ان کے اعتقاد پر قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھ لینے کے بعد آپ وہ اور ہم (نعوذ باللہ) برابر ہیں‘ جیسا وہ قرآن سمجھتے ہیں‘ ہم بھی سمجھ لیتے ہیں۔ دین کے معاملات میں ان کی رائے کا وزن وہی ہے جو ہماری رائے کا ہے‘ اس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ رسول اپنی زندگی کے طویل وعریض عرصات میں بہت ہی مختصر لمحات کے لئے منصب رسالت پر مامور ہوتا ہے۔ بقیہ زندگی میں اس کی حیثیت پھر وہی ہوجاتی ہے جو عام انسانوں کی ہے‘ لیکن ان آیات سے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ رسول کے لئے اتباع اور اطاعت کا حق اور اس کے یہ آداب وعظمتیں کسی وقت کے ساتھ خاص ہیں بلکہ اس کا جو احترام تبلیغ قرآن کے وقت واجب ہے‘ وہی تدبیر مہمات اور فصل خصومات اور امت کے دوسرے نظم ونسق کے وقت واجب ہوتا ہے‘ پس جب اس کا احترام ہمہ وقت واجب ہے تو یہی ماننا پڑے گا کہ وہ ہمہ وقت رسول ہے اور جب ہمہ وقت رسول ہے تو دین کے معاملہ میں اس کا جو حکم ہے‘ وہ ہمہ وقت واجب الاطاعت ہے۔

قرآن کریم میں رسول کی اطاعت:

رسول کی اطاعت مستقل حیثیت سے بھی واجب ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی‘ اور ان کی جو تم میں حکم کے مالک ہوں (یعنی حکام وغیرہ) پھر اگر تم کسی بات میں جھگڑ پڑو تو اسے خدا اور رسول کے سامنے پیش کرو۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین اطاعتیں واجب فرمائی ہیں‘ دو مستقل اور ایک غیر مستقل‘ اللہ اور رسول کی اطاعت تو مستقل واجب کی گئی ہے اور اولی الامر کی تیسری اطاعت ان دونوں اطاعتوں کے ماتحت درج کردی گئی ہے‘ اسی لئے بھی پہلی دو اطاعتوں کے لئے لفظ اطیعوا فرمانبرداری کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور تیسری اطاعت کے لئے جداگانہ امر نہیں فرمایا گیا‘ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی نظر میں رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرح ایک مستقل حیثیت بھی رکھتی ہے اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اولوالامر کی اطاعت ان اطاعتوں کی طرح مستقل حیثیت نہیں‘ یہی وجہ ہے کہ تاریخ سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کے حکم کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی آپ سے اس پر قرآن سے دلیل پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہو؟ اس کے برخلاف اماموں کو ہمیشہ اپنی اطاعت کے لئے قرآن وحدیث کے پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے‘ بلکہ بعض مرتبہ ان کو اپنے قول سے رجوع بھی کرنا پڑتا ہے‘ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ قرآنی امر میں تشریعی حیثیت کے سوا اور کوئی حیثیت نہیں ہے‘ اس لئے یہاں رسول کی اطاعت بھی صرف تشریعی حیثیت سے واجب ہوگی نہ کسی اور حیثیت سے۔

اطاعت رسول کے مستقل ہونے کا مطلب:

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا ہر حکم ماننا چاہئے خواہ اس کی اصل ہمیں قرآن میں معلوم ہوسکے یا نہ ہوسکے‘ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بعض سنتوں کی اصل قرآن میں موجود نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ رسول کی اطاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا مکلف ہی نہیں بنایا کہ اس کی اصل کتاب اللہ میں تلاش کی جائے اور اولوالامر کی اطاعت اس طرح واجب نہیں ہے بلکہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے ماتحت ہے‘ اس لئے جب تک وہ احکام خدا اور رسول کی مرضی کے مطابق حکم دیں ان کی اطاعت کی جائے گی‘ اور جب ان کا خلاف کریں تو واجب الاطاعت نہ رہیں

گے۔ صحیح حدیث میں ہے: ”لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق“ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے‘ اطاعت صرف نیکی میں کرنی چاہئے۔ اس بیان سے اطاعت رسول کے مستقل اور اولوالامر کی اطاعت کے غیر مستقل ہونے کا مفہوم واضح ہوگیا‘ اگر رسول کی اطاعت صرف ان احکام تک ہی محدود رہے جو قرآن کریم میں بھی صاف صاف موجود ہیں تو پھر: ”اطیعوا الرسول“ کی آیت کا کوئی مفہوم ہی نہیں رہتا: ”اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول“ (اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی) کی آیت یہ چاہتی ہے کہ خدا کے نزدیک رسول کی اطاعت بھی ایک مستقل قانون ہے۔

منکرین حدیث کو مغالطہ:

یہاں منکرین حدیث کو بڑا مغالطہ یہ ہوگیا ہے کہ وہ دو اطاعتوں کی وجہ سے یہ سمجھ گئے ہیں کہ مطاع بھی دو بن گئے‘ اس لئے یہ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ دو اطاعتوں کے واجب ہونے کی وجہ سے مطاع دو نہیں بنتے۔ دراصل مطاع دونوں جگہ خدا ہی کی ذات رہتی ہے‘ رسول کی اطاعت میں یہ سمجھنا کہ مطاع خدا کی ذات پاک نہیں ہوتی‘ بڑی غلط فہمی اور قرآن کریم سے ناواقفی ہے: ”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا ہی کی اطاعت کی“ گویا رسول کی اطاعت کی صورت میں بھی مطاع خدا ہی کی ذات رہتی ہے‘ پس اطاعت کے تعدد سے مطاع میں تعدد نہ سمجھنا چاہئے‘ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول کا بیان اس لحاظ سے کہ اس تفصیل سے قرآن مجید میں مذکور نہیں ہوتا‘ ایک مستقل حیثیت اختیار کرلیتا ہے اور اس اعتبار سے یہاں مطاع بظاہر رسول کی ذات معلوم ہوتی ہے اور اگر یہ لحاظ کیا جائے کہ یہ تمام تفصیل بعینہٖ قرآن کے اجمال کی مراد ہوتی ہے تو اس کی حیثیت کوئی مستقل حیثیت نہیں رہتی اور یہاں بھی اصل مطاع خدا ہی کی ذات ہوجاتی ہے‘ اس لئے احادیث رسول پر عمل کرنے والا بلحاظ بیان تو رسول کا مطیع کہلاتا ہے اور بلحاظ مراد خدا ہی کا مطیع ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ قرآن پر عمل کرنے والا خدا کے الفاظ پر عمل کرتا ہے اور حدیث پر عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کی مراد پر عمل کرتا ہے۔ اس بنا پر اطاعتیں اگرچہ دو نظر آتی ہیں مگر مطاع درحقیقت ایک ہی رہتا ہے۔

پیچیدہ مسئلہ کا حل:

درحقیقت یہ مسئلہ ایک پیچیدہ مسئلہ تھا کہ ایک طرف اسلام کی نازک توحید خدا ہی کی اطاعت اور اس کی محبت کا مطالبہ کرتی ہے اور دوسری طرف وہ اپنے رسول کی محبت و اطاعت کا بھی حکم دیتی ہے۔

قرآن کریم نے بتایا کہ نسبت رسالت کے بعد نبی کی ہستی درمیان میں صرف واسطہ ہوتی ہے‘ پھر اس کی اطاعت و محبت خدا ہی کی محبت و اطاعت ہوجاتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: ”من یطع الرسول فقد اطاع اللہ“ یعنی اصل حکم برداری تو خدا ہی کی چاہئے‘ ظاہری سطح میں رسول کی اطاعت گو اس کے خلاف نظر آئے مگر حقیقت میں وہ خدا ہی کی حکم برداری ہوتی ہے‘ بلکہ رسول کی اطاعت و محبت کے بغیر خدا کی محبت و اطاعت کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔

امام کی اطاعت کو بعینہٖ خدا اور رسول کی اطاعت نہیں کہا جاسکتا:

رسول کی اطاعت چونکہ خدا تعالیٰ کے بیان اور اس کی ارادت اس کی وحی کے بعد ہوتی ہے‘ اس لئے اس کو بعینہٖ خدا کی اطاعت کہا گیا ہے‘ امام پر نہ وحی آتی ہے‘ نہ خدا کی طرف سے اس کی صواب رسی کی کوئی ضمانت دی گئی‘ وہ جو حکم دیتا ہے اپنی صوابدید‘ اپنی فہم اور اپنے علم کے مطابق دیتا ہے‘ اس لئے امام کی اطاعت کو بعینہٖ خدا اور رسول کی اطاعت کہنا بھی غلط ہے‘ اور اس لئے منکرین حدیث کا یہ کہنا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت سے قرآن میں امام وقت کی اطاعت مراد لی گئی ہے‘ سب سے بڑھ کر قرآن کریم کی تحریف ہے‘ اس کے علاوہ امام سے ہر امام مراد ہو تو فاسق امام کی اطاعت کو بھی اللہ و رسول کی اطاعت کہا جاسکے گا اور اگر خاص صالح امام مراد لیا جائے تو خلفاً راشدین کے بعد تیرہ سو سال میں خدا اور رسول کی اطاعت کا مصداق ہی شاذ و نادر ہوگا‘ پھر جس دور میں مسلمانوں کا کوئی امام ہی نہ رہے‘ اس میں لازم آئے گا کہ خدا اور رسول کی اطاعت کی کوئی صورت ہی باقی نہ رہے اور ”اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول“ کا نظام معطل پڑا رہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی بے شمار آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت اور نجات صرف اطاعت خدا اور رسول میں منحصر ہے۔ اب اگر اس اطاعت سے مراد امام کی اطاعت ہو تو یقیناً تیرہ سو سالوں میں اماموں کی بڑی تعداد ایسی ہی ہے جن کی اطاعت کو اللہ اور رسول کی اطاعت نہیں کہا جاسکتا۔ منکرین حدیث کے مطابق لازم آتا ہے کہ اس عام دور میں مسلمانوں کے لئے راہ نجات و ہدایت مسدود ہو اور مسلمانوں کے پاس اپنے باہمی نزاعات رفع کرنے کی کوئی صورت ہی موجود نہ ہو‘ گویا دین اسلام ایک ایسا آئین ہے جس پر عمل کرنا دنیا کی طاقت سے باہر ہو۔

☆☆..................☆☆

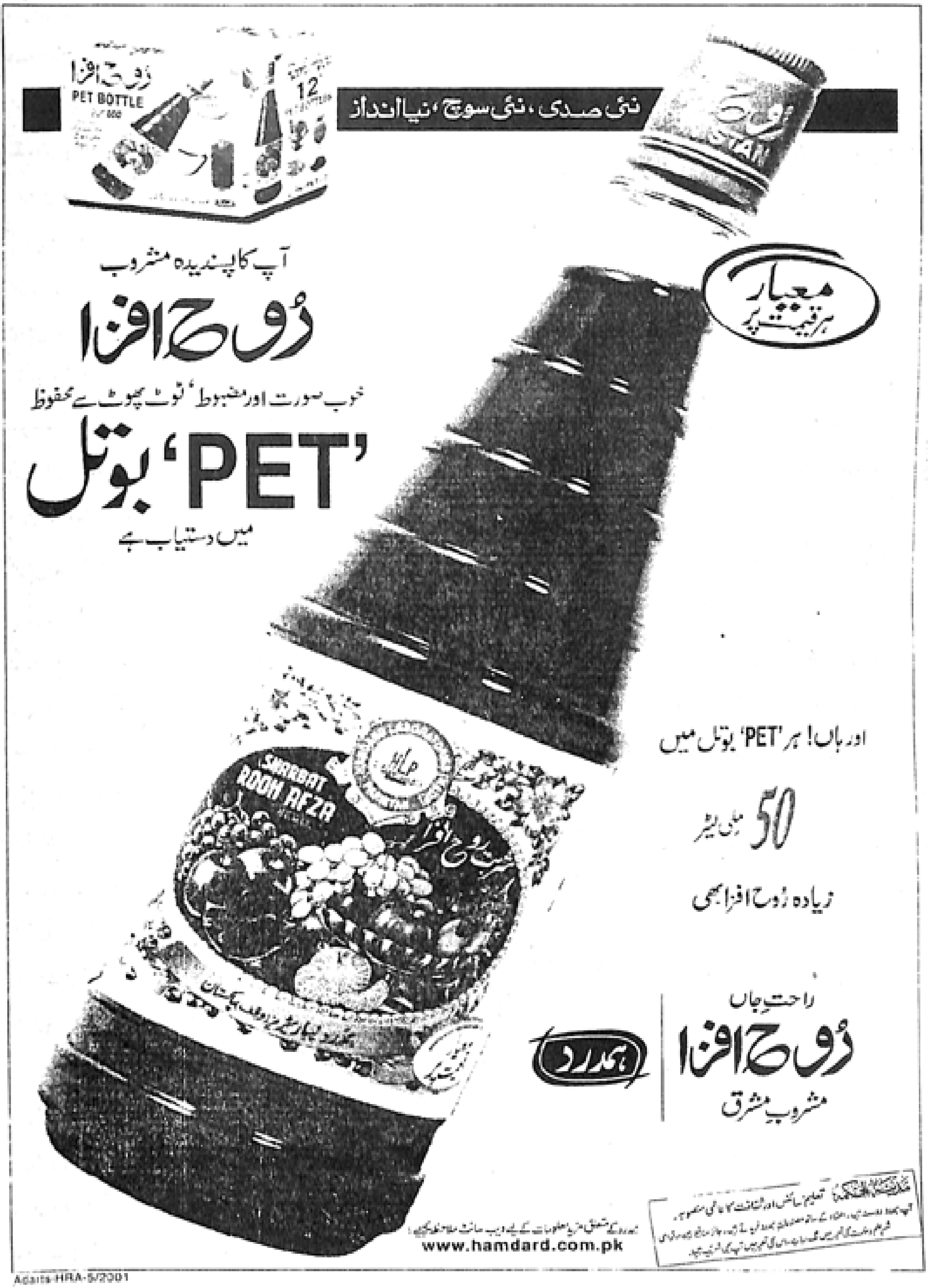

نئی صدی، نئی سوچ، نیا انداز
روح افزا
PET BOTTLE
12
آپ کا پسندیدہ مشروب
روح افزا
خوب صورت اور مضبوط' ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ
'PET' بوتل
میں دستیاب ہے
معیار ہر قیمت پر
SHARBAT
ROOH AFZA
اور ہاں! ہر 'PET' بوتل میں
50 ملی لیٹر
زیادہ روح افزا بھی
راحت جاں
روح افزا
مشروب مشرق
ہمدرد
www.hamdard.com.pk
Adarts-HRA-5/2001

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

جنگ آزادی برصغیر کے بے باک
مجاہد لشکر اسلام کے سپہ سالار

مضمون نگار نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا اور تحریک میں اپنے بزرگوں کا خوب ساتھ دیا۔ موصوف آج کل P-40 سیکٹر 5/E' اورنگی ٹاؤن' کراچی میں مقیم ہیں۔ اس تحریک کے تناظر میں حضرت امیر شریعتؒ پر موصوف کی ایک یادگار تحریر ملاحظہ فرمایئے:

حافظ محمد امین

یارب یہ ہستیاں کس دیس بستیاں ہیں
کہ جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

زندہ قومیں اپنے محسنوں' قابل فخر رہنماؤں اور ملکی آزادی اور تعمیر و ترقی کے کارنامے انجام دینے والوں کو فراموش نہیں کرتیں۔ آج ہم جن لوگوں کی وجہ سے اس آزاد ملک میں رہ رہے ہیں' ان کی تاریخ کو پلٹ کر دیکھیں تو اندازہ ہوگا کہ ان رہنماؤں نے انگریز جابر و ظالم سے نبرد آزما ہو کر کن مصیبتوں سے اس ملک کو آزاد کرایا۔

۱۸۵۷ء میں جو جنگ آزادی اس ملک کے علمائے کرام نے شروع کی' اس وقت اس غیر ملکی غاصب کے اس ملک کو چھوڑنے کا تصور بھی نہیں تھا' وہ اس سونے کی چڑیا کو آزاد کرنا تو کجا؟ یہاں سے واپس جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا' مگر قربان جایئے ان ملکی سپوتوں پر جنہوں نے ملک کو آزاد کرانے کے لئے قید و بند' پھانسی' کالے پانی کی سزاؤں کے علاوہ ایسی ایسی تکلیفیں برداشت کیں جن کو آج کا مہذب معاشرہ سن کر کانپ جائے' دہلی سے لاہور تک اس ظالم حکومت نے درختوں پر پھانسیاں لگا کر علما اور نوجوانوں کو لٹکا دیا' جلیانوالہ باغ امرتسر' قصہ خوانی بازار پشاور میں ہندوستانیوں کو گولیوں سے بلا وارننگ اور بلا جواز بھون دیا گیا' جو آواز تحریک ملک کو آزاد کرانے کے لئے کہیں سے اٹھی اسے جبر و ظلم اور تشدد سے دبا دیا جاتا' جن لوگوں نے اس تحریک کو پروان چڑھایا ان میں حضرت مولانا جعفر تھانیسری' مولانا رشید احمد گنگوہی' مولانا محمد قاسم نانوتوی' اسیر مالٹا مولانا محمود الحسن دیوبندی' مولانا سید حسین احمد مدنی' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی' مولانا عبیداللہ سندھی' مولانا احمد علی لاہوری' مولانا عزیز گل' آغا شورش کاشمیری' سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہم اللہ تعالیٰ اور ایسے بہت سے جید علمائے کرام شامل تھے جنہوں نے اسی مقصد کے حصول کے لئے ہر ظلم برداشت کیا لیکن آج ہم نے ان سب کو بھلا دیا' اپنے شاندار ماضی پر نظر ڈالیں تو اندازہ ہوگا کہ ہم کیسے خوش قسمت ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے کیسی کیسی مصیبتیں ہمارے لئے' ہمارے ملک کی آزادی کے لئے اور اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے لئے برداشت کیں' آج ہم فخر سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد نے اس ملک کو حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا جب ہم یہاں تک پہنچ سکے ہیں۔

اسی قافلے کے ایک سپاہی سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بھی تھے جنہوں نے آزادی سے پہلے برصغیر کو آزاد کرانے کے لئے اپنے ان بزرگوں کی پیروی میں آدھی زندگی جیل میں اور آدھی ریل میں گزاری اور آزادی ملنے کے بعد اور اس سے پہلے ہندوستان میں انگریز کے بنائے ہوئے جھوٹے قادیانی نبی کے دجل سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے اور انگریز کے اس خودکاشتہ پودے کو جڑ سے اکھاڑنے میں اپنی زندگی صرف کر دی' ملکی آزادی کے ساتھ ساتھ آپ برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو بھی تحریک یا سازش شروع کی گئی' اس کے خلاف سینہ سپر ہو گئے۔

تحریک کشمیر ۱۹۳۰ء میں مہاراجہ کشمیر ہری سنگھ نے مسلمانان کشمیر پر مظالم شروع کئے تو آپ کی جماعت نے کشمیر میں جا کر ایسی تحریک چلائی کہ انگریز اور مہاراجہ کو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اگر ہندوستان کی دوسری مسلم سیاسی جماعتیں اس وقت

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوت

اس جماعت کا ساتھ دیتیں تو کشمیر کا مسئلہ ۱۹۳۰ء میں ہی حل ہو جاتا' مگر افسوس! اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے "میر جعفر و میر صادق ہر دور میں پیدا ہوتے رہے' آج بھی ایسے ہی لوگ مسلم قوم کے لئے مسئلہ بنے ہوئے ہیں' آج یہ قوم پوری دنیا میں متحد ہو جائے تو یہ ساری سپر طاقتیں اس کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہہ جائیں' مگر ہمارا سب کا اتفاق ہونا ہی تو سب سے بڑی بات ہے۔

پاکستان میں آنے کے بعد جب اس ملک پر انگریز نے سر ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنا کر مسلط کر دیا تو قادیان کے جھوٹے مدعی نبوت کی امت نے پر پرزے نکالنے شروع کئے بلکہ بلوچستان پر قبضہ کر کے وہاں اپنی علیحدہ حکومت بنانے کا منصوبہ بنایا تو اس سرفروش گروہ نے تحفظ ختم نبوت کے نام سے پورے ملک میں شہر شہر' قریہ قریہ' جلسے جلوس کر کے پاکستانی عوام کو بیدار کیا اور ۱۹۵۳ء میں مجلس عمل بنا کر ایسی تحریک چلائی کہ حکومت نے لاہور میں اعظم خان کے ہاتھ سے مارشل لاء لگوا دیا' اس وقت پنجاب میں اس تحریک میں دس ہزار مسلمان نوجوانوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جام شہادت نوش کیا' جس کی بنا پر منیر انکوائری کمیشن تشکیل دیا گیا۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے رفقاء

خوشخبری

حمد وثنا اس ذات کے لئے جس نے اپنے لطف و کرم سے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ "ختم نبوت" اور ماہنامہ "لولاک" کو اہل ایمان کے لئے انٹرنیٹ پر پیش کر سکے۔ انشاء اللہ! ہر ہفتہ کا تازہ شمارہ اور ہر ماہ کا تازہ شمارہ آپ اسی پتہ پر ملاحظہ فرما سکیں گے۔

اس کے علاوہ اپنی آراء اور سوالات نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر بھیج سکتے ہیں:

http://www.weekly khatm-e-nubuwwat.clickhere2.net
http:www.lolaak.clickhere2.net
E-mail:qasimalikhan313@hotmail.com

مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور پاکستان

مساجد کے لئے خاص رعایت
جبار کارپٹس
پتہ: این آر ایونیو
نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون:6646888-6647655 فیکس:0921-21-5671503
ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

مولانا محمد علی جالندھری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' شیخ حسام الدین' حضرت مولانا احمد علی لاہوری' مولانا عبدالرحمن میانوی' مولانا محمد یوسف سیالکوٹی' مولانا محمد حیات فاتح قادیان' مولانا تاج محمود' مرزا جانباز' مولانا عبیداللہ احرار اور دیگر جماعتی احباب کے علاوہ پنجاب کے بہت سے علماً اور مسلمان تحریک کو جبراً کچلے جانے کے نتیجہ میں ایک عرصہ تک جیلوں میں بند رہے۔

یہ تحریک پورے ملک میں چلی تھی اور سب سے بڑی تاریخی اور اہم بات اس تحریک کے دوران یہ ہوئی کہ اس تحریک کی وجہ سے پنجاب حکومت کا سیکریٹریٹ بھی ہڑتال میں شامل ہوا جو دنیا کی تاریخ میں پہلی مثال ہے کہ عوامی تحریک میں حکومت کا اتنا بڑا خصوصی ادارہ بھی شریک ہوا ہو۔

۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت جو مجلس عمل کے ایماء پر شروع ہوئی اس مجلس عمل کو قائم کرنے کا جو ایجنڈا بنایا گیا تھا اس پر علمائے کرام کے دستخط کرانے کا فخر اس خادم کو حاصل ہے۔ بعدازاں جو مصائب و آلام آئے اور جن جن مراحل سے گزرنا پڑا وہ میرے لئے بھی باعث نجات ہیں کہ تحریک ختم نبوت میں ہمارا بھی شمار ہو گیا۔ پنجاب کی سی آئی ڈی تحریک ختم ہونے کے بعد بھی راقم الحروف کو تلاش کرتی رہی۔

بالآخر ۱۹۷۴ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں قادیان کی جھوٹی نبوت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکی گئی اور حکومت کو تسلیم کرنا پڑا کہ قادیانی "مسلمانوں کا ایک فرقہ نہیں بلکہ کافر ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں' اور اس طرح حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مشن کا ایک حصہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا وصال ۱۹۶۱ء کو ملتان میں ہوا۔

ختم نبوۃ

خوشخبری

ایک تحریک ...... وقت کا تقاضہ

بحمدہ تعالیٰ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے اکابر کے مجموعہ رسائل پر مشتمل "احتساب قادیانیت" کے نام سے اس وقت تک سات جلدیں شائع کی ہیں:

۱:...... احتساب قادیانیت جلد اول (مجموعہ رسائل) حضرت مولانا لال حسین اختر

۲:...... احتساب قادیانیت جلد دوم (مجموعہ رسائل) مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

۳:...... احتساب قادیانیت جلد سوم (مجموعہ رسائل) مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ

۴:...... احتساب قادیانیت جلد چہارم (مجموعہ رسائل) مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

" " " " " " حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

" " " " " " حضرت مولانا سید محمد بدر عالم میرٹھیؒ

" " " " " " حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

۵:...... احتساب قادیانیت جلد پنجم (مجموعہ رسائل) صحائف رحمانیہ ۲۴ عدد خانقاہ مونگیر

۶:...... احتساب قادیانیت جلد ششم (مجموعہ رسائل) علامہ سید سلیمان منصور پوریؒ

۷:...... احتساب قادیانیت جلد ہفتم (مجموعہ رسائل) حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ

(یہ سات جلدیں شائع ہو چکی ہیں) اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو جلد ہشتم و نہم حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے مجموعہ رسائل پر مشتمل ہوگی۔ جلد دہم میں مرزا قادیانی کے نام نہاد قصیدہ اعجازیہ کے جواب میں امت کے جن فاضل علماء نے عربی قصائد تحریر کئے انہیں شامل اشاعت کیا جائے گا۔ اس سے آگے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا۔

طالب دعا

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی دفتر' حضوری باغ روڈ' ملتان

ختم نبوت

قسط نمبر ۳

مرزا قادیانی کا دعویٔ نبوّت

آخری اور فیصلہ کن بات

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

"مرزا نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ: اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔" (چشمہ معرفت (خاتمہ) ص ۱۸، روحانی خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰)

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں نہایت ناشائستہ گستاخیاں کیں، ان کے معجزات کی توہین کی اور ان کی طرف جھوٹ کی نسبت کی، اس لئے مرزا قادیانی تمام امت کے نزدیک خارج از اسلام اور مرتد ہے۔ ذیل میں مرزا قادیانی کی کتابوں سے چند فقرے نقل کئے جاتے ہیں:

۱:..... مسیح کا چال چلن:

"مسیح کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ، پیو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔" (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۱ تا ۲۴)

"یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہ کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد، بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔" (ست بچن ص ۱۷۲ حاشیہ، روحانی خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

"مسیح نے تو امام حسین علیہ السلام جتنا حوصلہ بھی نہ دکھلایا۔" (ملفوظات ج ۳ ص ۱۰۷)

"حضرت عیسیٰ کا نام بھی الٹا، مذہب بھی الٹا۔" (ملفوظات ج ۳ ص ۱۹۰)

۲:..... شراب نوشی:

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔" (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ، روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

"میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔" (ریویو آف ریلیجنز ج ۱ ص ۱۲۴، ۱۹۰۳ء)

"ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کردی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی، لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔" (نسیم دعوت ص ۶۹، روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵)

"یحییٰ جو نشہ نہیں پیتے تھے، معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھا، مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔" (ملفوظات ج ۳ ص ۸۹)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک شراب اس وقت بھی حرام تھی، اس کے باوجود مرزا، حضرت مسیح علیہ السلام پر شراب نوشی کی تہمت لگاتا ہے اور انہیں "شرابی کبابی" کا خطاب دیتا ہے۔ اردو محاورہ میں یہ لفظ "عیاش، بدمعاش" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

"اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لئے ہے، ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لئے، دوسرا شیطان کو مارنے کے لئے۔" (ملفوظات ج ۱۰ ص ۶۰)

۳:..... فاحشہ عورتوں سے تعلق:

"لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا، اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا ہو، یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا، مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔" (دافع البلاء ٹائٹل پیج، روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

ان تین فقروں میں مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام پر فاحشہ عورتوں سے اختلاط کی تہمت لگائی ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ نعوذ باللہ آپ کی تین دادیاں اور تین نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں اور حضرت مسیح پر لگائے گئے الزام کے ثبوت میں

قرآن کا غلط حوالہ دیا ہے۔(نعوذ باللہ)

’’تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہیں۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرا اور گونگا ہونا کسی خوبی پر داخل نہیں ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے پچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے اس لئے یورپ کی عورتیں نہایت قابل شرم آزادی سے فائدہ اٹھا کر اعتدال کے دائرہ سے ادھر ادھر نکل گئیں اور آخر ناگفتنی فسق و فجور تک نوبت پہنچی۔‘‘

(نورالقرآن روحانی خزائن ج۹ص۳۹۲)

۴:......غلیظ گالیاں:

’’ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ روحانی خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

’’ہاں آپ (یسوع مسیح) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ روحانی خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ (یسوع مسیح) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت بھی تھی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ روحانی خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

’’نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ

شرکائے ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے

ھدیہ و خوشخبری

اکیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر جو ۳۱/ اکتوبر' یکم نومبر ۲۰۰۲ء کو منعقد ہو رہی ہے' گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی شرکائے کانفرنس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جملہ مطبوعات نصف قیمت پر پیش کی جائیں گی۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے قارئین اس کانفرنس میں شرکت سے ممنون فرمائیں اور اس رعایت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال ’’احتساب قادیانیت‘‘ کی چار جلدیں شائع ہوئی تھیں۔ اس سال اس کی مزید تین جلدیں شائع ہوگئی ہیں۔ جلد پنجم' ششم' ہفتم خرید کر اپنی لائبریریوں میں اس کے سیٹ مکمل کریں۔

اللہ رب العزت کانفرنس کو مثالی طور پر کامیاب بنائیں اور ہم سب کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا محافظ' کاروانِ ختم نبوت میں شرکت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دوبالا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آپ کا مخلص

طالب دعا

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی دفتر' حضوری باغ روڈ' ملتان

چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

”اور آپ (یسوع مسیح) کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

”پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔“ (چشمہ مسیحی ص ۱۱ روحانی خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

”خود مسیح نے بھی انجیل کی تعلیم کے موافق عمل کر کے نہیں دکھایا۔“ (ملفوظات ج ۵ ص ۳۵۵)

مندرجہ بالا فقروں میں مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو غلیظ گالیاں دی ہیں وہ ظاہر ہیں۔

۵:...... معجزات مسیح علیہ السلام کا انکار:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

”اور بموجب بیان یہودیوں کے اس (یسوع مسیح) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا، محض فریب اور مکر تھا۔“ (چشمہ مسیحی ص ۹ روحانی خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۴)

”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

”مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟“ (ازالہ اوہام طبع پنجم ص ۵ روحانی خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

”ممکن ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپ کی بد قسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

(باقی آئندہ)

HB™
A Trustworthy Name
HB™
HAMEED BROS JEWELLERS
3,MOHAN TARRACE, SHAHRA-E-IRAQ, SADDAR, KARACHI-3.
HB™
حمید برادرز جیولرز
3 موہن ٹیرس، نزد جلال دین، شاہراہ عراق، صدر کراچی

ختم نبوۃ

سیرت وکردار کی تبدیلی کی ضرورت

"وقل رب ادخلنی مدخل
صدق واخرجنی مخرج صدق۔"
(سورۃ الاسراء:۸۰)

ترجمہ: "اور کہو کہ اے پروردگار! مجھے
اچھی طرح داخل کیجیو اور اچھی طرح نکالیو۔"

اصل چیز ہے سیرت وکردار اور وہ طرز زندگی جو ایک سلطنت ہی نہیں بلکہ سلطنت سے بڑی چیزیں یعنی معرفت الٰہی اللہ کے یہاں کی مقبولیت نظر کی تاثیر اور خیر عام اور ہدایت ورحمت الٰہی کا دروازہ کھولنے کا کام کرتی ہے' سلطنت تو اس کا ایک ہلکا اور ایک پھیکا سا نشان ہے۔ ایمانی سیرت وہ چیز ہے جو آفاق وانفس کی فتوحات عطا کرتی ہے اور وہ جہاں گیری عطا کرتی ہے جس کے سامنے سلطنتیں ہیچ ہیں' وہ اصل چیز جو ہر خیر کا منبع وسرچشمہ ہے' وہ ہے سیرت' میں نے کسی موقع پر کہا تھا کہ: "ارادے اداروں کو پیدا کرتے ہیں' ادارے ارادوں کو پیدا نہیں کرتے"۔ اصل چیز ہے صحیح ارادہ' جب صحیح ارادہ ہوجاتا ہے تو پھر سینکڑوں ادارے وجود میں آتے ہیں' ادارے جیتے ہیں' مرتے ہیں' پیدا ہوتے ہیں اور ختم ہوجاتے ہیں لیکن ارادۂ انسانی جب صحیح ہوجائے اور انسان کی نیت صحیح ہوجائے' انسان کی سیرت' شریعت کے سانچے میں ڈھل جائے' انسان کے اعمال وتصرفات منشائے الٰہی کے تابع ہوجائیں' منشائے الٰہی کے سانچے میں ڈھل کر نکلیں' اور ذہن کا رخ صحیح ہوجائے کہ ہر سُو سے صدا آئے:

"وقل رب ادخلنی مدخل
صدق واخرجنی مخرج صدق
واجعل لی من لدنک سلطانا
نصیرا۔"

تو ان کے غلاموں کے قدموں کے نیچے قیصر و کسریٰ کے تاج آتے ہیں:

در شبستان حرا خلوت گزید
قوم و آئین و حکومت آفرید
ماند شبہا چشم او محروم نوم
تا بہ تخت خسروی خوابید قوم

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

اقبالؒ کہتے ہیں کہ آپ کی امت تخت خسروی پر آ کر سوگئی یعنی اس نے تخت خسروی کو ایک معمولی چار پائی اور ایک سریر سمجھا' اس کو خاطر میں نہیں لائی' جہاں بیٹھنا چاہیے تھا' جاہ وجلال کا اظہار کرنے کے لئے وہاں وہ سوگئی۔

تو اصل چیز کیا ہے؟ خدا کو جب منظور ہوگا اور خدا کی حکمت کا تقاضا ہوگا تو سلطنت وجود میں آئے گی اور جب خدا کی حکمت کا کچھ اور تقاضا ہوگا تو اس سے بھی بڑی چیزیں وجود میں آئیں گی۔ یہ درویشان بے نوا' یہ فقیران کج کلاہ آپ کی سرزمین میں آرام فرما ہیں۔ انہوں نے بادشاہوں پر حکمرانی کی ہے' حضرت خواجہ برہان الدین غریب کے واقعات پڑھئے' حضرت خواجہ زین الدین کے واقعات پڑھئے' ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ شیخ زین الدین کو بادشاہ وقت نے طلب کیا' جو اس وقت کا سب سے بڑا بادشاہ تھا' وہاں کسی بات پر ان کو ناگواری ہوئی تو انہوں نے خواجہ برہان الدین غریب کی قبر پر آ کر اپنی لاٹھی گاڑ دی اور کہا: اب جس میں دم اور ہمت ہو وہ یہاں سے اٹھا کر دیکھے' تو ان کے سامنے بادشاہ ہی جھکا' وہ اس کے سامنے نہیں جھکے' ایسی نظیروں سے پوری تاریخ بھری ہوئی ہے۔

ہماری باگ شریعت کے قبضہ میں ہو:

اصل چیز کیا ہے؟ وہ ہے سیرت کا پیدا کرنا' جس کا عنوان ہے: "ادخلنی" میں داخل ہوں تو تیرے حکم کے مطابق' نکلوں تو تیری تعلیم اور منشاء کے مطابق جس کو "مدخل صدق" اور "مخرج صدق" کہا گیا۔ "واجعل لی من لدنک سلطنا نصیراً" (الاسراء:۸۰) "اور اپنے ہاں سے زور وقوت کو میرا مددگار بنائیے" کہا گیا۔ آپ کے سوا مدد کرنے والی کوئی ذات نہیں ہے' میرے لئے آپ اپنی طرف طاقت پیدا کردیجئے۔ اصل مسلمانوں کی طاقت اس میں مضمر ہے

ختم نبوت

کس کی سلطنت رہی ہے؟ اگر کسی کی سلطنت رہتی تو خلافت راشدہ رہتی اور اس کے بعد کوئی بادشاہت رہتی تو سلطنت عباسیہ جو پورے متمدن افریقہ اور ایشیا کے عظیم ترین ممالک پر حکومت کرتی تھی۔ یہ مغلوں کی سلطنت خود کتنی بڑی سلطنت تھی۔ یہ چیز یعنی نعمت اللہ تعالیٰ کسی کو دے تو فائدہ اٹھانا چاہئے' میں اس کی تحقیر نہیں کرتا لیکن یہ مسلمان کے لئے موت و زندگی کا سوال نہیں' یہ نہیں کہ سلطنت ختم ہو جائے تو یہ امت مرگئی اور جب سلطنت آئے تو یہ امت زندہ ہوگئی' امت سلطنت سے بالاتر ہے' سلطنت امت سے بالاتر نہیں' سلطنت امت کے لئے ہے' امت سلطنت کے لئے نہیں۔ سیرت سلطنت بھی پیدا کرتی ہے اور سلطنت سے بھی عظیم تر چیز پیدا کرتی ہے اور وہ سیرت خود خدا کو پسند ہے جس کے انعام میں وہ ساری دنیا بھی عطا کر دے اور ہفت اقلیم کی سلطنت بھی عطا فرمادے' اور عطا بھی فرمائی ہے' کبھی حضرت سلیمان علیہ السلام کو اور کبھی اپنے کسی اور محبوب بندے کو۔

"وقل رب ادخلنی مدخل
صدق واخرجنی مخرج صدق"

میرا چلنا پھرنا' اٹھنا بیٹھنا' مرنا جینا سب تیرے لئے ہو' اور الفاظ قرآنی میں وہ کہا جائے جس کی نبی کو تعلیم دی گئی ہے:

"قل ان صلاتی ونسکی
ومحیای ومماتی للہ رب العالمین
لاشریک لہ وبذلک امرت وانا
اول المسلمین" (الانعام:۱۶۲)

"(یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لئے ہے' جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔"

مسلمان کی زندگی شریعت کے سانچے میں قرآن وحدیث کے سانچہ میں' سیرت نبویؐ کے سانچہ میں ڈھل کر نکلے' نہ اپنی خواہش سے جانا' نہ اپنی خواہش سے آنا' نہ اپنی خواہش سے اٹھنا' نہ اپنی خواہش سے بیٹھنا' نہ اپنی خواہش سے حکم چلانا' نہ اپنی خواہش سے حکم ماننا اور نہ اپنی خواہش سے کسی کو زیر کرنا' نہ اپنی خواہش سے کسی کے سامنے زیر ہونا' یہ ہے: "ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق"

ہر کام کے لئے شریعت کی دلیل چاہئے' خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے؟ اس وقت کا فرمان کیا ہے؟ اس وقت کا حکم کیا ہے؟ اس وقت خدا کا حکم ہے کہ ہم جھک جائیں' اس وقت خدا کا حکم ہے کہ رک جائیں' حالیؔ نے صحابہ کرامؓ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

بھڑک نہ تھی خود بخود آگ ان کی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ ان کی
جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ
جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ

مجھے ایک تاریخ کے طالب علم کی حیثیت سے پرانی یادیں ستاتی ہیں اور میرے دل میں چٹکی لیں' یہ الگ بات ہے لیکن قرآن ازلی وابدی کتاب ہے اور وہ خدا کا فیصلہ ناطق ہے' اصل چیز ہے اسلام کی سیرت بنانا' یعنی نفس کی خواہش' اپنے ذاتی مفادات اور وقتی تقاضوں کو شریعت کے سامنے جھکا دینا اور اس کے تابع بنا دینا' یہ جھوٹی عزت' یہ ناموری' یہ شہرت' ہم چشموں میں عزت کوئی چیز نہیں ہے' اصل چیز امر الٰہی ہے' اور امر الٰہی کیا ہے؟ اس کو تلاش کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہماری کیسی زندگی چاہتا ہے' اس وقت اسلام کی مصلحت کا تقاضا کیا ہے؟ معیار اور کسوٹی یہ ہے کہ ہمیں کیا ملے گا؟ ساری جدوجہد' سیاسی جدوجہد سے لے کر معاشی جدوجہد تک' اسی مرکز کے گرد گھومے وہ کیا؟ کہ ہمیں اس سے کیا ملے گا؟

اسلامی سیرت کی کمی ہے:

آج تمام دنیا میں مسلمان ہیں' کون سا ملک ہے جہاں آپ کے ملک کے لوگ موجود نہیں؟ لیکن کس کے لئے ہیں؟ بس یہی مسئلہ ہے' دعوت پھیلانے کے لئے نہیں ایسا نہیں ہے کہ انسانیت پر رحم کھا کر' انگلستان' کینیڈا' امریکہ خود عرب ملکوں کی موجودہ خطرناک حالت دیکھ کر وہ بے چین ہو کر اپنے گھروں سے نکلے ہوں' یہ "اخرجنی مخرج صدق" نہیں ہے' اور وہاں جو گئے تو یہ "ادخلنی مدخل صدق" نہیں ہے' معاشی مصلحت کے مفاد نے ان کو نکالا' معاشی مفاد نے ان کو وہاں داخل کیا' معاشی و ذاتی و خاندانی مفاد نے ان کو وہاں رکھا' جب اس کا تقاضا ہوگا کہ مکہ کے بجائے نیویارک چلے جائیں تو وہ چلے جائیں گے۔ آپ جب چاہیں امتحان لے کر دیکھ لیجئے اور جب اس کا تقاضا ہوگا کہ مکہ چلے آئیں تو وہاں چلے آئیں گے' اس لئے نہیں کہ وہاں حرم ہے بلکہ اس لئے کہ معاشی مسئلہ کا تعلق وہاں سے ہے۔ یہ نہ "مدخل صدق" پر عمل کر رہے ہیں اور نہ "مخرج صدق" پر چل رہے ہیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے' اپنے نبی کو تعلیم دی جاری ہے اور آپؐ کے ذریعہ آپؐ کے طفیل میں امت کو تعلیم دی جارہی ہے' ہم دعا کریں: "رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق" ہمارا جینا' مرنا' ہمارا کسی سے خوش ہونا یا کسی سے ناراض ہونا' ہمارا ٹوٹنا اور جڑنا' ہمارا بگڑنا اور بننا یہ سب خدا کے حکم اور امر الٰہی کے تابع ہو پھر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کیا عطا کرتا ہے؟ فکر اس سیرت کے بدل جانے کا ہے' اس ذہن کے بدل

باقی صفحہ 21 پر

ختم نبوة

تخریب کاری اور مسلمانوں کا فرض منصبی

عصر حاضر میں تمام تر حفاظتی انتظامات کے باوجود طاغوتی لہروں' خطرناک چیلنجوں اور حملوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے' لوگوں کے قلوب بغض و حسد اور نفرت و عداوت کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں اور ہر طرف قتل و غارتگری اور فتنہ و فساد کا طوفان بلاخیز ہے اور حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں' آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان حفاظتی اقدامات کے باوجود زندگی کے اصل اور بنیادی مسائل سے چشم پوشی کر کے چند سطحی اور پست و حقیر مظاہر کی طرف ساری توجہات مرکوز کر کے ایک عرصہ سے انسانیت کا خون چوس کر اور گھن کی طرح اس کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا گیا ہے' چنانچہ قرآن پاک اپنے بلیغ انداز میں جہاں اس تاریک ترین صورت حال کی تصویر کشی کرتا ہے' وہیں اصل مرض کی تشخیص کر کے اس کا علاج بھی تجویز کرتا ہے:

"خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے تا کہ خدا ان کو ان کے بعض عملوں کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں۔"

(سورۂ روم:۴۱)

نیز ارشاد ربانی ہے:

"اے پیغمبر! تو کہہ دے: ہم تمہیں خبر دے دیں کون لوگ اپنے کاموں میں سب سے زیادہ نامراد ہوئے؟ وہ جن کی ساری کوششیں دنیا کی زندگی میں کھوئیں' اور وہ اس دھوکے میں پڑے ہیں کہ بڑا اچھا کارخانہ بنا رہے ہیں' یہی لوگ ہیں کہ اپنے پروردگار کی آیتوں سے اور اس کے حضور حاضر ہونے سے منکر ہوئے' پس ان کے سارے کام اکارت گئے اور ہم قیامت کے دن ان کے کام کا کوئی وزن تسلیم نہیں کریں گے۔"

(سورۂ کہف:۱۰۳تا۱۰۵)

"اور جو پڑے تم پر کوئی سختی" سو وہ تمہارے کرتوتوں کا بدلہ ہے' اور وہ معاف کرتا ہے بہت سے گناہ۔" (سورۂ شوریٰ:۳۰)

مولانا سید محمد الحسنی

یہ ایک تشویشناک اور دل خراش حقیقت اور افسوسناک سوال ہے کہ کیا پورے عالم اسلام میں ہماری مردم شماری کا کوئی خانہ' تحقیقاتی علوم کا کوئی حصہ اور عمیق فکری و اجتماعی مضامین کا کوئی گوشہ ایسا ہے جہاں اس بگاڑ کا اصل سبب قرآن کریم کی روشنی میں تلاش کر کے اسی کی روشنی میں اس کا صحیح حل پیش کیا گیا ہو؟ کیا ہماری عصری تعلیم گاہوں میں زندگی کے ان اہم اور نازک پہلوؤں پر کبھی بحث کی جاتی ہے جن پر انسانیت کے مستقبل کا دارومدار اور تہذیبی سرمایہ کا سارا انحصار ہے؟ کیا دنیا کی عظیم لائبریریوں' تصنیف و تالیف کے امنڈتے سیلابوں' تہذیب و تمدن' علوم و فنون' مذاہب و ادیان کے بحر متلاطم میں اس "علوم نبوی" کے مطالعہ و تحقیق کا کوئی شعبہ ہے جس پر دنیا و آخرت کی سعادت و کامرانی موقوف ہے؟ جبکہ آج یہ علم نبوی سارے علوم و فنون' تمام ادیان و مذاہب اور ساری حکومتوں اور سلطنتوں کو چیلنج کر کے ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہہ رہا ہے کہ ان چیزوں کا رشتہ اگر چشمۂ نبوت سے ٹوٹ گیا اور اب بھی اس کے ساتھ تحقیر و توہین کا وہی سلوک روا رکھا گیا جو کفار و مشرکین کا وطیرہ تھا تو یہ ساری چیزیں انہیں کے لئے وبال جان بن جائیں گی اور پیام موت ثابت ہوں گی۔

یہی "علم نبوت" وہ حقیقی علم ہے جس سے انسانیت کی تعمیر وابستہ ہے' اور اسی سے دلوں کو سنوارا جا سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب دل سنور جائیں گے تو نظام جسمانی کی طرح نظام عالم بھی خود بخود درست ہو کر اپنی جگہ پر آ جائے گا' چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

"سن لو کہ بیشک جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست رہتا ہے تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے' سن لو کہ وہ یہی دل ہے۔"

یہ علم حقیقت میں پیراکی کا علم ہے اور زندگی کے اس طوفانی دریا کو عبور کرنا اور خطرناک و سرکش آندھیوں کا

مقابلہ کرنا حتیٰ کہ خود کو اس کے تھپیڑوں سے محفوظ رکھنا علم نبوی اور دریائے حیات کو عبور کرنے کا فن سیکھے بغیر مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے چنانچہ ایک واقعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ ایک مرتبہ ایک یونیورسٹی کے کچھ طلباً سیر کی غرض سے ایک کشتی پر سوار ہوئے موسم نہایت سہانا اور دریا بھی روانی پر تھا۔ انہوں نے ملاح کو کشتی دریا کے دوسرے کنارے لے چلنے کا حکم دیا تاکہ وہاں دریا کی سیر کریں اور موسم کا لطف اٹھائیں' موسم تو خوشگوار تھا ہی ان کی طبیعت بھی موج پر تھی۔ انہوں نے ملاح کو اپنا مخاطب بنایا اور ایک جغرافیہ کے طالب علم نے اس سے پوچھا کہ آپ نے جغرافیہ پڑھا ہے؟ وہ بیچارہ حیران تھا کہ اتنے میں دوسرے نے اس سے پوچھا کہ آپ نے حساب تو ضرور پڑھا ہوگا' ملاح نے شرم سے انکار کر دیا' پھر ان لوگوں نے کیمیا' فلسفہ وغیرہ کو پوچھا' اس بیچارے نے سب پر سر جھکا دیا' وہ پشیمان و شرمندہ ہوا' اس نے کہا کہ صاحب! میں نے تو آج تک ایسے نام بھی نہیں سنے تھے' وہ سب ہنس پڑے اور اس سے کہا کہ آپ نے تو اپنی آدھی عمر کھو دی' لیکن تھوڑی ہی دیر میں موجیں اٹھنے لگیں اور کشتی ڈانواں ڈول ہونے لگی' ملاح کو خطرہ محسوس ہوا تو اس نے ان سب سے پوچھا کہ آپ لوگ تیرنا جانتے ہیں؟ انہوں نے اپنا سر جھکا لیا اور کہا کہ تیرنا تو نہیں جانتے' ملاح نے کہا کہ تب تو آپ لوگوں نے اپنی پوری عمر ڈبوئی۔ یہی زندگی کا معاملہ ہے۔ اس قصہ سے مغرب کی متکبرانہ اور مشرق کی احسان فراموشی کی تصویر سامنے آتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ مغرب کا انجام ہلاکت و بربادی ہے اور یہ سارے زبردست وسائل و ذرائع اور حیرتناک انکشافات و ایجادات اور اس کی زرق برق تہذیب' کتوں اور خنزیروں کی سی آزادی اسے عذاب الٰہی سے بچا نہیں سکتی:

''البتہ ہم ان کو چکھائیں گے تھوڑا عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے تاکہ وہ پلٹ آئیں۔'' (سورۃ سجدہ:۲۱)

اس کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ اس تہذیب کی بنیاد ہی ظاہر پرستی پر ہے' مغرب ابھی اس سے بے خبر ہے کہ اس کا علاج وہیں ہے جہاں سے اس نے منہ موڑ رکھا ہے' اس کے دل کی دنیا ویران ہے' وہ محبت اور قلب و روح سے خالی' پاکیزگی نفس و ضمیر سے محروم ہے' وہاں نہ ماؤں کی شفقت اور ممتا باقی رہی اور نہ باپوں کی شفقت و محبت رہ گئی' بیویوں کے ساتھ شوہروں کا حسن سلوک اور دوستوں کی وفاداری و خیر خواہی عنقا ہو چکی ہے' وہ وہاں ایک مردہ بے حس جانور کی طرح زندگی کے شب و روز گزار رہے ہیں اور ہر وقت یہ خطرہ سروں پر منڈلاتا رہتا ہے کہ اگر کسی چیز کے خلاف زبان کھولی تو زبردست ظلم و تشدد کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا' اب نگاہ بصیرت سے دیکھئے کہ کیا یہ زندگی آخرت سے پہلے ہی عذاب الٰہی کا عبرتناک مزہ نہیں چکھ رہی ہے؟ اور کیا ''ہم ان کو چکھائیں گے تھوڑا عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے'' کی تصویر سامنے نہیں آ رہی ہے؟ اور ساتھ ہی قرآن جہاں یہ تصویر پیش کرتا ہے' وہیں ایمان والوں کو اخروی کامیابیوں کے ساتھ دنیوی فلاح و بہبود کی بھی بشارت دیتا ہے:

''لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔'' (سورۃ یونس:۶۴)

حقیقت یہ ہے کہ مغرب ابھی تہذیب و تمدن کے مفہوم ہی سے نابلد و ناآشنا' مادہ و روح' عقل و قلب اور مقاصد و وسائل کے درمیان صحیح ربط و تعلق سے غافل و بے خبر ہے' اسی جہالت کا نتیجہ ہے کہ وہاں کے عظیم مفکرین بھی اپنی تحریروں میں ایسی طفلانہ غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں کہ کوئی عقلمند انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا' حتیٰ کہ وہ معمولی حقائق کے ادراک مثلاً خالق و مخلوق کے باہمی ربط و تعلق سے بے خبر ہیں' نیز مقصد حیات سے اس قدر دور اور بے سود علوم میں اتنے منہمک ہیں کہ اس ارشاد ربانی کے پورے مصداق ہیں:

''اے پیغمبر! تو کہہ دے: ہم تم کو خبر دے دیں کون لوگ اپنے کاموں میں سب سے زیادہ نامراد ہوئے؟ وہ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں کھوئی گئیں اور وہ اس دھوکے میں پڑے ہیں کہ وہ بڑا اچھا کارخانہ بنا رہے ہیں۔''

(سورۃ کہف:۱۰۳'۱۰۴)

''بلکہ تھک کر گر گیا ان کا علم آخرت کے بارے میں' بلکہ ان کو شبہ ہے اس میں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں۔''

(سورۃ نمل:۶۶)

جس طرح ان طلباً کو ان کے علوم ڈوبنے سے نہیں بچا سکے' اسی طرح یہ سارے مغربی علوم و فنون اور یونیورسٹیاں انہیں ہلاکت و بربادی اور ڈوبنے سے نہیں بچا سکتیں کیونکہ وہ تیراکی کے فن' زندگی کے بقاء و خلود کے راز سے ناآشنا' دنیوی عیش و آرام پر راضی و مطمئن' شیطانی مکر و فریب کا شکار اور کبر و نخوت اور شہرت طلبی کے نشہ میں چور ہیں' چنانچہ کتنوں کی عمریں صرف بت تراشی و تصویر کشی' کھانے پکانے کی باریکیاں سیکھنے اور فیشن پرستی میں گزر جاتی ہیں اور کتنوں کے لاکھوں روپے صرف کتوں کی پرورش پر صرف ہوتے ہیں۔

یہ تھی مغرب کے معاندانہ رویہ کی ایک جھلک' لیکن مشرق کی صورت حال اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے کہ وہ مغرب کی کورانہ تقلید اور اس کی نقالی میں مست اور زندگی کے معاملات میں فکر و تدبر' صبر و ہمت' بلند نظری و پامردی کے بجائے صرف عیش کوشی و لذت اندوزی اور تعیش پرستی میں گلے گلے ڈوبا ہوا ہے اور:

''بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست''

کا مکمل مصداق بنا ہوا ہے۔ آخر یہ کس قدر حیرت و افسوس کی بات ہے کہ ہم نے وہاں کی اچھائیوں اور خوبیوں کو چھوڑ کر صرف اس کی نجاستوں اور برائیوں کو قبول کرلیا اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم نے اصل دین محمدی کو پس پشت ڈال دیا اور یہ قانون فطرت ہے کہ جو بھی دین محمدی کے ساتھ احسان فراموشی اور کفران نعمت کا برتاؤ کرے گا اس کا انجام یہی ہوگا کہ پھر وہ راہ حق سے پھر کر ضلالت و گمراہی کے عمیق غار میں جا پڑے گا' مغرب تو مدتوں سے ضلالت و گمراہی کی ظلمتوں میں شرابور رہا ہے اور اس کے کڑوے پھل کا مزہ چکھ رہا ہے اور اپنی حالت زار سے خود غیر مطمئن ہے لیکن حیرت اپنوں پر ہے کہ وہ بھٹکی ہوئی بکریوں کے ریوڑ کی مانند ہر آواز لگانے والے کے پیچھے چل پڑتے ہیں' جبکہ مغرب سے ہمیں اگر کچھ لینا تھا تو وہی چیزیں لینی چاہئیں تھیں جو ہمارے ذہن و دماغ اور عقل و فکر کو جلا بخشیں اور کارزار حیات میں عزم و ہمت' محنت و جانفشانی' علمی و تحقیقی میدانوں میں محنت و کاوش اور ذوق و شوق کی روح پھونک دیتیں۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مغرب کا یہ بلند معیار زندگی' مغرب کی نقالی اور نوجوانوں کے دلوں کو موہ لینے والی زرق برق زندگی ان کے پیروں کی زنجیر اور گلے کا پھندا بن گئی ہے۔ آج یہ جنون و خودکشی اور ذہنی و دماغی خرابیوں کے بے شمار حوادث' کھلے عام فسق و فجور کا یہ طوفان بلاخیز' ان کی وحشیانہ حرکتیں' جسم اور قلب و روح کی پیاس بجھانے کی مصنوعی صورت گری اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں کہ وہ زندگی سے مایوس' قیادت انسانی کے فریضہ سے سبکدوش' حقیقی و دائمی مسرتوں اور چین و سکون کی بے بہا نعمتوں سے محروم اور اس کے حصول سے عاجز و درماندہ اور خود احساس جرم و خطا میں گلے گلے ڈوبا ہوا ہے' اور اسے اس بات کا یقین ہے کہ (خواہ وہ اپنے غرور و تکبر کے زعم میں اس کا اعتراف نہ کرے) وہ مکڑی کے جالے سے زیادہ کمزور' مچھروں سے زیادہ حقیر و ذلیل اور کیڑے مکوڑوں سے زیادہ بدتر ہے:

''جس کو اللہ نے نہ دی روشنی اس
کے واسطے کہیں نہیں روشنی۔'' (سورہ نور:۴۰)

یہ صرف نور نبوت اور ہدایت ربانی سے استغنا و بے نیازی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب آسمانی کے خلاف صلیبیوں کے دل میں بھڑکتے ہوئے بغض و حسد اور نفرت و عداوت کا نتیجہ ہے۔ آج یہ صلیبی طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کے سروں پر خطرات کا بادل بن کر منڈلا رہی ہیں' وہی اس زمانہ میں ضلالت و گمراہی اور فساد فی الارض کے ذمہ دار اور صحیح الفاظ میں دجال کے کارندے ہیں' لیکن افسوس صد افسوس! کہ ہم مسلمان انہیں کینہ پرور صلیبیوں کے نغموں پر سر دھنتے ہیں' انہی کے ساز میں ساز ملا کر انہی کی مدح و توصیف میں سرمست اور انہی کی محبت میں بے کیف نظر آتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ مسلسل ذلت و پستی ہمارا مقدر بن چکی ہے اور سرزمین اسلام اپنی قسمت پر ماتم کناں ہے۔

اے مسلمانو! اللہ نے تمہیں اسلام جیسا عظیم الشان مذہب اور وہ نبی اور کتاب آسمانی عطا فرمائی ہے جس کی ہر چیز روشن و تابناک ہے' اور وہ کنجی عطا کردی ہے جس سے ہر قفل کھل سکتا ہے' اور اس میں ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔ اس زمین پر صرف مسلمان ہی وہ واحد قوم و ملت ہے جو ایمان و یقین' قرآن مبین' صبر و ثبات اور تقویٰ و طہارت کی راہ دکھا سکتا ہے' کاش کہ مسلمان اپنی اس نازک ذمہ داری کو سمجھتا اور مغرب سے متاثر ہونے کے بجائے اس کو اپنے کردار و عمل سے متاثر کرنے کی اپنے اندر قوت و طاقت پیدا کرتا کیونکہ ملت اسلامیہ کے علاوہ کوئی اور تہذیب و تمدن انسانیت کو ہلاکت سے بچا نہیں سکتا۔

بقیہ سیرت و کردار

جانے کا ہے کہ شریعت ہماری امام نہ رہی' شریعت ہمارا فیصلہ کرنے والی نہ رہی جو ہمارے مسائل میں ایک حکم کی حیثیت رکھے' ہم نے شریعت کو حاکم نہیں بنایا' ہم نے اپنی خواہشات کو' اپنے مفادات کو حکم بنایا' بس اس وقت اصل انقلاب جو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے وہ ہے سیرت کا اختیار کرنا کہ ہماری زندگی اللہ اور اس کے رسول کے منشاء کے مطابق بن جائے' وہ ہم سے جو کرائے وہ ہم کریں وہ جو چھڑائے وہ ہم چھوڑیں۔ تو یہ "ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق" ہے' مسلمان کو پہلے یہ پوچھنا چاہئے کہ شریعت کا حکم کیا ہے؟ یہ ہمارے لئے جائز ہے کہ نہیں؟

اس وقت جس چیز کی کمی ہے اور جو چیز فیصلہ کن اور انقلاب انگیز ہے وہ ہے اسلامی سیرت کا اختیار کرنا اور اگر ایسا اجتماعی طور پر ہو تو کیا کہنے' اجتماعی طور بھی الحمدللہ کوششیں ہو رہی ہیں۔ انفرادی طور پر کوشش کر کے دیکھئے!

ہر ایک شخص یہ طے کرے کہ شریعت کو مقدم رکھنا ہے' حکم الٰہی اور حکم شرعی پوچھنا ہے' کوئی بھی کام ہو' سیاسی انتخاب و الیکشن سے لے کر شادی بیاہ' ختنہ' عقیقہ' مکان کی تعمیر' جائیداد کی تقسیم اور کھانے پینے تک' یہ دیکھنا کہ شریعت کی اجازت ہے کہ نہیں؟ اور شریعت کا حکم کیا ہے؟

بس ضرورت ہے کہ ہم اپنی سیرت بدلیں' اس کے بغیر کام نہیں چلتا' اور جب اللہ اپنے محبوب رسول سے کہے اور اس کو یہ تلقین کرے اور یہ وظیفہ بتائے کہ تم یہ دعا کرو کہ: "رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق" تو ہم کس شمار و قطار میں ہیں؟

(بشکریہ پندرہ روزہ "تعمیر حیات" لکھنؤ)

ختم نبوة

عقیدہ ختم نبوت کا منکر
ذکری گروہ

مولانا مفتی محمد امتیاز

اسلام کے خلاف مختلف ادوار میں مختلف فتنے رونما ہوتے رہے‘ اور بحمد اللہ علماً و صلحاً امت نے ان کی سرکوبی کی‘ لیکن ان فتنوں میں سے سب سے اہم اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد سب سے پہلا فتنہ مانعین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کا تھا جو درحقیقت ایک ہی فتنہ کے مختلف روپ تھے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اصرار و ہدایت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ان فتنوں کی فوری سرکوبی کی۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد مختلف دجالوں اور کذابوں کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ یہ پیشگوئی سچ ثابت ہوئی اور امت کے اندر مختلف رنگ و روپ میں جھوٹے مدعیان نبوت آئے۔

ابھی ایک صدی پہلے کی بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے مہدیت اور نبوت کا دعویٰ کیا اور ظلی اور بروزی نبوت کا خود ساختہ فلسفہ پیش کیا۔ مگر امت مسلمہ نے بغیر قید مسلک و مکتب فکر یک جان ہو کر اس فتنہ کا ہر میدان میں مقابلہ کیا۔ ہزاروں فدایان ختم نبوت نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ تب جا کر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئینی طور پر قادیانیوں کی تمام شاخوں کے غیر مسلم ہونے کا اعلان کیا۔

ذکری مذہب:

ذکری مذہب کی بنیاد بھی عقیدۂ ختم نبوت کے انکار پر رکھی گئی۔ جن مدعیان نبوت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ان میں سے ایک ملا محمد اٹکی نامی شخص بھی تھا جس کے پیروکار ذکری کہلاتے ہیں اور سندھ اور بلوچستان میں آباد ہیں۔

ذکری لوگ جس شخصیت (محمد اٹکی) کا کلمہ پڑھتے ہیں انہیں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کون تھا؟ ذکری مذہب کی کتابوں میں اس ٹھگ کا جو شجرہ نسب ذکر کیا گیا ہے وہ بعینہٖ وہی شجرہ ہے جو مہدوی تحریک کے بانی محمد جونپوری کا تھا‘ حالانکہ ذکریوں کا دعویٰ ہے کہ ان کے رہنما و پیشوا کا تعلق اٹک پنجاب سے تھا‘ جو کہ محمد جونپوری سے ہٹ کر ایک الگ شخصیت ہے بہرحال حقیقت کچھ بھی ہو‘ ذکری لوگ اس کو اپنا مہدی آخرالزمان اور نبی مانتے ہیں اور اسی کے نام کا کلمہ پڑھتے ہیں‘ ذکری حضرات کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہو سکتی ہے؟ کہ انہوں نے ایک ایسے مکار اور ٹھگ کو اپنا پیشوا تسلیم کیا جس کے حسب و نسب کا آج تک کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ لوگ اسی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے جن کا صرف نسب نامہ ہی نہیں بلکہ ان کی ایک ایک نقل و حرکت قرآن و حدیث اور تاریخ اسلام میں اس شان کے ساتھ درج ہے کہ جس کا دوست و دشمن قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس نبی برحق‘ خاتم الانبیاً صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ذکری آج تک دنیائے اسلام کے سامنے رسوا ہو رہے ہیں۔

ذکری مذہب کے بعض عقائد:

☆...... محمد مہدی نبی آخرالزمان ہے اور عام عقیدے کے مطابق وہ نور ہے‘ مرا نہیں بلکہ اللہ پاک کے پاس عرش پر بیٹھا ہوا ہے۔ (قلمی نسخہ ملا شے محمد قصر قندی: صفحہ ۱۱۷)

☆...... خاتم النبیین اور تمام انبیاً کے سردار محمد مہدی ہیں۔ (ثنائے مہدی ۱۱۱۰ از ملا عزت)

☆...... محمد مہدی کو جھوٹا کہنے والا اور اس کی نبوت اور مہدویت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (قلمی نسخہ ملا شے محمد قصر قندی: صفحہ ۱۵۸)

☆...... قرآن مجید کے بجائے اللہ پاک نے محمد مہدی پر ایک کتاب نازل فرمائی ہے‘ جس کا نام ''والبرہان'' ہے جو مہدی کے خاص امتیوں کے لئے

ختم نبوۃ

ہے:”موسیٰ گفت یارب بمہدی چہ کتاب فرستادہ حق تعالیٰ گفت کے برائے مہدی برہان بخشیدم۔“ (سفر نامہ مہدی: صفحہ ۱۱۷)

☆...... رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ ہوچکی ہے‘ محمد مہدی کا ظہور ہوچکا ہے اب اس کی شریعت چلے گی۔ (قلمی نسخہ ملا شے محمد قصر قندی: صفحہ ۱۵۳)

☆...... قرآن مجید میں جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے‘ اس سے مراد محمد مہدی ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ”احمد“ ہے ”محمد“ مہدی کا نام ہے۔ (معراج نامہ نسخہ ملا کمالان بلاقید)

☆...... ذکریوں کا کلمہ ”لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ“ (بلوچستان گزٹ ۱۹۰۷ء مکران ص ۴۹‘ ذکر توحید صفحہ ۹)

☆...... نماز منسوخ ہوچکی ہے‘ اس کا قائم مقام ذکر ہے۔ (نسخہ کمالان)

☆...... رمضان المبارک کے روزے منسوخ ہوچکے ہیں‘ اور اس کے قائم مقام ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن کے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ (”میں ذکری ہوں“ صفحہ ۳۷)

☆...... زکوٰۃ چالیسویں حصے کے بجائے دسواں حصہ مقرر ہے۔ (”میں ذکری ہوں“ صفحہ ۷)

☆...... حج بیت اللہ منسوخ ہے‘ اس کا قائم مقام ”کوہ مراد“ ہے جس کی وہ زیارت اور طواف کرتے ہیں‘ ذکری کتابوں میں عام طور پر حج کا ذکر نہیں ہے بلکہ کوہ مراد کی زیارت اور تعریف کا ذکر ہے۔ وہ ہر سال ۲۷/ رمضان المبارک کو اطراف و اکناف سے تربت (مکران) آتے ہیں اور کوہ مراد کے مختلف مقامات پر سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

داعی در آنجا اقامت نمود
قدم در قیام و سر اندر سجود

البتہ قلمی نسخہ کمالان میں اور ملا شے محمد قصر قندی میں اس کی تعریف کی گئی ہے۔ مسلمان مورخین کے نزدیک یہ ان کا ایک قسم کا حج ہے۔ کیونکہ آج تک کوئی ذکری حج پر نہیں گیا۔ یہ اس کا بین ثبوت ہے کہ وہ حج بیت اللہ کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ نیز اس میں مقامات حج‘ عرفات و زمزم وغیرہ کی تعیین بھی اس کی دلیل ہے۔ وہاں وہ ”طواف“ وغیرہ بطور حج کرتے ہیں جو اس کی دلیل ہے کہ وہ اس کو حج سمجھتے ہیں۔

☆...... بوقت ذکر و اذکار یا سجدہ کے لئے قبلہ رخ ہونے کی ضرورت نہیں ہے‘ کیونکہ اب کعبۃ اللہ کی کوئی حیثیت نہیں رہی‘ قرآن پاک میں ہے:”فاینما تولو فثم وجہ اللہ“ (نسخہ کمالان)

☆...... جماع کے بعد اور بحالت جنابت غسل واجب نہیں‘ صرف عضو مخصوص کو صاف کرنا ضروری ہے۔

ختم نبوت اور ذکری:

عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں ذکریوں کا عقیدہ تو ان کے کلمہ سے ہی واضح ہوجاتا ہے‘ جب انہوں نے اپنے پیشوا محمد مہدی کو رسول اللہ کہا تو یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ ذکری لوگ خاتم الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے‘ لیکن اس کے باوجود ذکری لوگ برملا کہتے ہیں کہ: ”ہم ختم نبوت کے قائل ہیں“۔ چنانچہ ضروری ہے کہ ذکریوں کے اس عقیدے کی تشریح ہوجائے۔

ذکری جس ذات کو خاتم الانبیاءؐ اور سید الاولین والآخرین سمجھتے ہیں وہ ان کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہیں ہے بلکہ محمد مہدی (اٹکی) کی ذات ہے‘ چنانچہ اس سلسلہ میں ذکریوں کی کتابوں میں ایک تفصیلی واقعہ مذکور ہے‘ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان فرمایا کہ: ”نور اولین و آخرین اور خاتم الانبیاءؐ میں ہوں‘ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا“۔ اس دعویٰ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم قدرے فکرمند ہوئے‘ لہٰذا سمجھانے کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پر پہنچے تو نور محمد مہدی (اٹکی) سے ملاقات ہوئی۔ اللہ پاک نے فرمایا کہ تم نے جو دعویٰ کیا ہے اس کی حقیقت نور پاک محمد مہدی سے دریافت کرلو۔ نور پاک محمد مہدی (اٹکی) نے پوچھا: کیا خیال ہے؟ نور الاولین و آخرین اور خاتم النبیین تم ہو کہ میں ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نور الاولین والآخرین اور خاتم النبیین تم ہو؟ میں احمد ہوں‘ اس نور پاک نے خوش ہوکر فرمایا جاؤ میں نے محمد نام تمہیں تمہاری زندگی تک دے دیا‘ پہلے تم احمد تھے اب محمد ہوا اور یہ نام تیری زندگی تک چلے گا۔

ختم نبوت کے بارے میں ذکری عام طور پر کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ مذکورہ بالا واقعہ پڑھنے کے بعد یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ ذکری لوگ خاتم الانبیاءؐ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قطعی ایمان نہیں رکھتے‘ بلکہ وہ مقام ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال کر اس کو اپنے پیشوا کے لئے مخصوص کرتے ہیں۔

ذکریوں کی مشہور قلمی کتاب ”سیر جہانی“ میں محمد اٹکی کے متعلق لکھا ہے:

”او خاتم ہمہ نبوت است“ (سیر جہانی: ۵۹)

”ثنائے محمد“ صفحہ ۱۰ پر ملا عزت پنجگوری کے چند اشعار ہیں‘ جس میں وہ مہدی (اٹکی) کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے:

''ظن و شک از دل ہمیں اندر اظہار ختم
آمد ختم رسالت کرد تاباں این بیاں
از شافع المسلمین ختم جملہ مرسلین
تاجدار جملہ شاہان مہدی صاحب زمان

ترجمہ: ''اس بات کا اظہار کرنے سے دل سے تمام شکوک رفع ہو جاتے ہیں کہ رسالت اس بیاں پر ختم ہو گئی ہے جو کہ شافع المسلمین و خاتم جملہ مرسلین ہے تمام بادشاہوں کے تاجدار ہیں' جو مہدی صاحب زمان ہے۔''

ذکری اور نماز:

ذکری حضرات نہ صرف یہ کہ خود نماز نہیں پڑھتے بلکہ نمازیوں کا تمسخر بھی اڑاتے ہیں۔ ذکری عوام تو لفظ نماز کو بطور گالی استعمال کرتے ہیں' اور ان کے خواص بھی اس سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ مہدی نامہ نسخہ ملا کہلان کے اختتام پر یہ ہذیان درج ہے:

''تمت تمام شد روئے نمازی سیاہ شد''

ترجمہ: ''کتاب ختم ہو گئی
اور نمازی کا منہ سیاہ ہو گیا۔''

مہدی نامہ کے اس نسخہ میں لکھا ہوا ہے کہ:

''ہر کس کہ نماز جمعہ و عیدین میگزارد کافر است
ولکن نماز پنجگانہ ناروا است خطا فاحش است''

ترجمہ: ''جو کوئی نماز جمعہ و عیدین ادا کرے وہ کافر ہے' لیکن پانچ وقت کی نماز ناجائز ہے اور بری حرکت ہے۔''

ذکری اور حج:

کوہ مراد: یہ ایک پہاڑی ہے جو تربت (مکران) کے جنوب میں ایک کلومیٹر کے فاصلے پر پستی اور گوادر جاتے ہوئے لب سڑک واقع ہے۔ ذکری تحریرات اور اعتقادات کے مطابق محمد مہدی نے یہاں پر قیام کیا' اسی وجہ سے یہ لوگ کوہ مراد کو بیت اللہ شریف کا قائم مقام تصور کرتے ہیں۔ یہ پہاڑی ذکریوں کے ہاں مقام محمود ہے' اس لئے وہ اس کی زیارت اور طواف کرتے ہیں۔

کوہ مراد میں ''حج'' کی ادائیگی کا طریقہ:

سب سے پہلے ذکری اس پہاڑی کے دامن میں قطار باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں' پھر اپنے مذہبی پیشواؤں کی سرکردگی میں اس کا طواف کرتے ہیں' ان کے اس طواف کے تین چکر ہوتے ہیں اور ان الفاظ سے طواف شروع کرایا جاتا ہے:

''صدق بدن ارد گرد آں ہیررا''

ان الفاظ کو نیت کا نام دیں یا تلبیہ کہہ دیں' بہر حال وہ طواف انہی الفاظ سے شروع کرتے ہیں۔ مرد و عورت مجموعی طور پر تین مرتبہ طواف سے فارغ ہوتے ہیں' اور اجتماعی طور پر لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہیں' اس طریقہ پر کہ ایک طرف کے افراد جب ذکر کرتے ہیں تو دوسری طرف کے افراد خاموشی سے سنتے ہیں' اسی طرح یکے بعد دیگرے ذکر ہوتا ہے' سجدہ میں قبلہ رو ہونا ان کے نزدیک ضروری نہیں ہے' ان کے نزدیک قبلہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے' اس لئے وہ اپنے ذکر اذکار اور سجدہ وغیرہ میں کسی مخصوص جہت کی طرف رخ کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

ذکری اور سجدہ:

ذکری چونکہ ''لاتقربوا الصلوة'' کی آیت سے نماز کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کے نزدیک نماز کے بدلے ذکر و سجدہ ہے' ذکر کا وقت صبح صادق سے ذرا پہلے کا ہے' یہ ذکر اجتماعی ہوتا ہے اور ذکری اصطلاح میں اسے ''جماعت'' کہتے ہیں وہ گول دائرے میں بیٹھ کر ہر تسبیح کے بعد اپنا یہ کلمہ پڑھتے ہیں:

''لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور
محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین''

چوگان:

یہ ایک علاقائی رقص ہے جسے ذکریوں نے مذہبی رنگ دے دیا ہے' اسے ''کشتی'' کہتے ہیں' ذکریوں کے نزدیک یہ نفلی عبادت ہے۔

روزہ اور ذکری:

ذکری رمضان المبارک کے روزوں کے قائل نہیں' بلکہ ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں روزے رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔

آخری گزارش:

عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت مسلمانوں کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ علماء کرام بحسن و خوبی اس ذمہ داری کو پورا کر رہے ہیں' اور ان فتنوں کا تعاقب کر رہے ہیں' اور اس سلسلہ میں کسی سستی یا غفلت سے کام نہیں لے رہے بلکہ منبر و محراب سے لے کر تختہ دار تک علماء کرام نے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی ہے۔ چنانچہ جامعہ خالد بن ولید الاسلامیہ ملازئی ضلع ٹانک نے بھی تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک شعبہ قائم کیا ہے' جس کے تحت قادیانیوں اور ذکریوں کے خلاف وقتاً فوقتاً لٹریچر شائع کر کے عامۃ المسلمین کو ان کے گمراہ کن عقائد سے خبردار کیا جاتا ہے۔ اس مادی دور میں جہاں قادیانی اور ذکری لوگ غیر ملکی این جی اوز کی سرپرستی اور ان کے مالی تعاون سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں' وہاں مسلمانوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایسے اداروں کی سرپرستی اور مالی تعاون فرمائیں جو اس میدان میں کام کر رہے ہیں۔

☆☆..........☆☆

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوت

حضور ﷺ کے باغی قادیانیوں کو ایک مرتبہ پھر شکست فاش

سکھر (نمائندہ خصوصی) حضور ﷺ کے باغی قادیانیوں کو ایک مرتبہ پھر شکست فاش ہوگئی۔ ووٹر لسٹ فارم سے حلف نامہ حذف ہوتے ہی قادیانیوں نے اپنے نام مسلمانوں کی حیثیت سے ووٹر لسٹوں میں لکھوانا شروع کر دیئے تھے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر جماعتوں کے علمائے کرام کے پرزور مطالبہ پر عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ ووٹر لسٹ فارم میں بحال کر دیا تو پورے پاکستان میں مسلمانوں نے قادیانیوں کے نام مسلم ووٹر لسٹوں میں تلاش کرنا شروع کر دیئے۔ پورے پاکستان کی طرح سکھر ڈویژن اور سکھر شہر میں بھی یہ کام تیزی سے شروع ہوا اور مولانا حق نواز اعوان' مولانا محمد حسین ناصر' سکندر ذوالقرنین' علی محمد' محمد رضوان' محمد عمران نے کئی درجن قادیانیوں کے نام مسلم ووٹر لسٹوں میں تلاش کر کے ریوائزنگ اتھارٹی آفیسر سیشن کورٹ کو درخواست دے دی' جس پر ان قادیانیوں کو نوٹس جاری ہوئے۔ جب یہ قادیانی عدالت میں پیش نہ ہوئے تو ریوائزنگ آفیسر نے ان کے نام مسلم ووٹر لسٹوں سے نکال کر غیر مسلموں کی فہرست میں داخل کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ اس موقع پر قاری خلیل احمد' مولانا عبدالحمید (فاضل دیوبند)' آغا سید محمد شاہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد مراد ہالیجوی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ جب بھی کوئی نئی حکومت آتی ہے تو قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں تیز ہو جاتی ہیں۔ صدر پاکستان کے ہم انتہائی مشکور ہیں جنہوں نے یہ حلف نامہ بحال کر کے امت مسلمہ کو ایک بہت بڑے امتحان سے بچا لیا اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کے باغیوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔

مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور مولانا غلام مصطفیٰ کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے جامع مسجد حذیفہ چنیوٹ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں' آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مرزا قادیانی جھوٹا اور مکار تھا' اس موقع پر انہوں نے مرزا قادیانی کے کفر کو تفصیل سے بیان کیا۔ مدرسہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ میں ایک بہت بڑے اجتماع سے' جس میں علمائے کرام اور طلبا کی کثیر تعداد موجود تھی' مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے مسئلہ ختم نبوت' طلبا کی ذہن سازی' علمائے کرام کی ذمہ داری' والدین اور اساتذہ کرام کا احترام اور دیگر موضوعات پر خطاب کیا۔ جامع مسجد تقویٰ چھنی قریشاں میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مسلمانوں کو مرزا قادیانی کے کفر اور دجل سے ہوشیار رہنے اور مسئلہ ختم نبوت کے لئے محنت اور کوشش کی ترغیب دیتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ اس علاقہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سدباب کریں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے اخلاص اور محنت کا نتیجہ ہے کہ ختم نبوت کا پرچم بلند ہو رہا ہے۔ مولانا خدا بخش نے جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے بھی خطاب کیا۔

امریکی ڈاکٹر کا قبول اسلام قرآن مجید کی حقانیت متاثر کر گئی

سعودی عرب کے شہر ریاض سے شائع ہونے والے عربی ہفت روزہ "الدعوۃ" کے مطابق امریکہ کے ایک ہسپتال میں ایک روز دو بچوں کی پیدائش ہوئی' ایک عورت سے ایک لڑکا اور دوسری سے ایک لڑکی ہوئی' جس رات ان دونوں بچوں کی ولادت ہوئی اس رات وہاں نگراں ڈاکٹر موجود نہیں تھی جس کے ذریعہ بچوں کی کلائی پر بچے کے ماں کی نام کی پٹی باندھی جاتی ہے' نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بچے بدل گئے۔ اب ڈاکٹروں کے لئے شناخت مشکل ہوگئی کہ کس عورت کا کون سا بچہ ہے؟ حالانکہ ان میں سے ایک عورت کی لڑکی تھی اور دوسری کا لڑکا۔ اس ہسپتال کے ڈاکٹروں میں ایک مسلمان مصری ڈاکٹر بھی تھا جس کی اپنے احناف امریکی ڈاکٹروں سے گہری دوستی تھی' سب پریشان تھے کہ اس کا حل کیسے نکالا جائے' امریکی غیر مسلم ڈاکٹر نے مصری مسلمان ڈاکٹر سے کہا کہ تم تو دعویٰ کرتے ہو کہ قرآن میں ہر چیز کا حل اور تشریح موجود ہے اب تم ہی قرآن کی روشنی میں بتاؤ کہ کون سا بچہ کس عورت کا ہے؟ چنانچہ مصری ڈاکٹر نے اس مسئلہ کے حل کے لئے مصر کا سفر کیا اور جامع ازہر کے بعض علماء سے رجوع کیا اور ان کو اس واقعہ کی پوری تفصیل بتائی جامع ازہر کے ایک عالم نے طبی امور میں اپنی لاعلمی ظاہر کی البتہ قرآن کی ایک آیت پڑھی

ختم نبوۃ

جس کا ترجمہ ہے کہ: ''مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔'' اور کہا کہ اس پر غور کرو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کوئی حل ضرور نکل آئے گا' اس کے بعد وہ مصری ڈاکٹر امریکہ واپس آیا اور اپنے امریکی دوست ڈاکٹر سے کہا کہ اب اس کا حل قرآن کی روشنی ہی میں نکلے گا' چنانچہ اس نے دونوں عورتوں کا دودھ ٹیسٹ کے لئے لیبارٹری میں بھیجا اور تحقیق و تجزیہ کے بعد یہ معلوم ہوا کہ لڑکے کی ماں میں لڑکی کی ماں کے مقابلہ میں دگنا دودھ پایا گیا' وٹامن (حیاتین) کی مقدار بھی لڑکی کی ماں کے مقابلہ میں لڑکے کی ماں میں دگنی تھی' پھر مصری ڈاکٹر نے امریکی ڈاکٹر کے سامنے قرآن شریف کی آیت پڑھی (مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے) جس کے ذریعہ سے اس نے مشکل مسئلہ کا حل تلاش کیا۔ اس کے بعد وہ امریکی ڈاکٹر فوراً مسلمان ہو گیا اور اب وہ قرآن کے مطالعہ میں مشغول ہے۔

مولانا غلام مصطفیٰ کا مختلف اجتماعات سے خطاب

عالمی مجلس تحفظ کے مبلغ اور خطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ نے جامع مسجد توحیدیہ ڈاور میں پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں' ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ کانفرنس سے مولانا عبدالقیوم' مولانا ظفر اللہ خان' مولانا خان عابد حسین اور دیگر علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔

جامع مسجد سرووالا میں گزشتہ دنوں یوم صدیق اکبرؓ کے حوالے سے عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نے عظیم کارنامے سرانجام دیئے ان کے دور میں مسیلمہ کذاب جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے ماننے والوں کو واصل جہنم کیا گیا جس کے دوران عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کرتے ہوئے بارہ سو صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ۷/ستمبر کے دن مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور قادیانیوں کو کافروں کی لسٹ میں شامل کیا گیا۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے بے شمار علمائے کرام نے قربانیاں دیں۔ جامع مسجد فاروق اعظم احمد نگر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے کفر کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ نماز جمعہ کے بعد مدرسہ تعلیم القرآن احمد نگر میں ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ احمد نگر میں ختم نبوت کا دفتر قائم کیا جائے گا۔ جامع مسجد تقویٰ چنی قریشاں میں ختم قرآن کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام مصطفیٰ نے قرآن مجید کی عظمت اور مسئلہ ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا' اس موقع پر قرآن مجید پڑھنے والے طلباء کی دستار بندی کی گئی اور انہیں انعامات دیئے گئے۔ ۶/ستمبر بروز جمعۃ المبارک کو جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام مصطفیٰ نے اسلام اور مسلمانوں کی فتح اور قادیانیوں کی شکست اور اسمبلی میں علمائے کرام کے کارنامے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی محنت اور کوشش کا تذکرہ کیا۔

قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی سازش ناکام

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) چناب نگر کے قریب موضع چک۔ جودھ میں امیر قادیانی جماعت فدا آنجہانی کو قادیانیوں نے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی کوشش کی اور اس غرض سے قبر بھی تیار کرلی۔ علاقے کے مسلمانوں کو جب اس بات کا علم ہوا تو مسلمان موقع پر پہنچ گئے اور اعلان کر دیا کہ قادیانی کافر ہیں' قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں کسی صورت میں دفن نہیں کرنے دیں گے' اگر ایسا ہوا تو ہم اس کی لاش نکال کر باہر پھینک دیں گے۔ اس اعلان کے بعد قادیانی اپنے مردے کو اٹھا کر اپنی زمین پر لے گئے اور وہاں اسے دفن کر دیا۔ قادیانیوں کی پسپائی سے مسلمانوں کو بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی اور پورے علاقے میں یہ خبر سن کر مسلمانوں کو مسرت ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے علاقے کے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ نے یہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔

مرکز سراجیہ میں یوم ختم نبوت کا انعقاد

لاہور (نمائندہ خصوصی) مرکز سراجیہ' گلبرگ' لاہور میں یوم ختم نبوت شان و شوکت سے منایا گیا۔ اس سلسلہ میں صاحبزادہ مولانا رشید احمد کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا نظر الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ اور مولانا منور حسین صدیقی نے یوم ختم نبوت کے حوالہ سے مدلل خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کے متعلقین کے علاوہ عوام الناس نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام کے آخر میں حضرت مولانا نظر الرحمٰن دامت برکاتہم نے دعا کروائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کے زیر اہتمام

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

زیر سرپرستی

خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

شاہ نفیس الحسینی

سالانہ

ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

نامور علماء ومناظرین ماہرین فن لیکچر دیں گے انشاء اللہ

یکم تا ۲۵/ شعبان

منعقد ہو رہا ہے

○ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں۔ جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ یکم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن (جالندھری) مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان

061/514122 — 04524/212611

REGD. NO. SS-160

فرما گئے یہ ہادی
لانبی بعدی

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

۳۱ اکتوبر، یکم نومبر
بروز جمعرات، جمعہ

دو روزہ سالانہ عظیم الشان ختم نبوت ﷺ کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ
حضرت مولانا
خواجہ
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہل بیت
- اتحاد امت

ردِ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر
علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب
فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ

سالانہ ردِ قادیانیت و ردِ عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں یکم تا ۲۵ شعبان منعقد ہوگا (ان شاء اللہ)

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز
ملتان — 061/514122
چناب نگر — 04524/212611